بسم اللّٰہ الرّحمٰن الرّحیم　　نحمدہ ونصلّی علی رسولہ الکریم　　و علی عبدہ المسیح الموعود

جماعت احمدیہ برطانیہ کا تعلیمی، تربیتی اور معلوماتی مجلّہ

ماھنامہ

اخبار احمدیہ

لندن

جنوری،فروری ۲۰۲۴ء　　جمادی الثانی، رجب، شعبان ہجری قمری ۱۴۴۵　　صلح،تبلیغ ہجری شمسی ۱۴۰۳　　شمارہ ۱

پیشگوئی مصلح موعود احیاء موتیٰ سے صدہا بہتر ہے

”اس جگہ آنکھیں کھول کر دیکھ لینا چاہئے کہ یہ صرف پیشگوئی ہی نہیں بلکہ ایک عظیم الشان نشانِ آسمانی ہے جس کو خدائے کریم جلّشانہ نے ہمارے نبی کریم رؤف ورحیم محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صداقت وعظمت ظاہر کرنے کے لئے ظاہر فرمایا ہے اور درحقیقت یہ نشان ایک مُردہ کے زندہ کرنے سے صدہا درجہ اعلیٰ واَولیٰ واکمل وافضل واتم ہے۔“

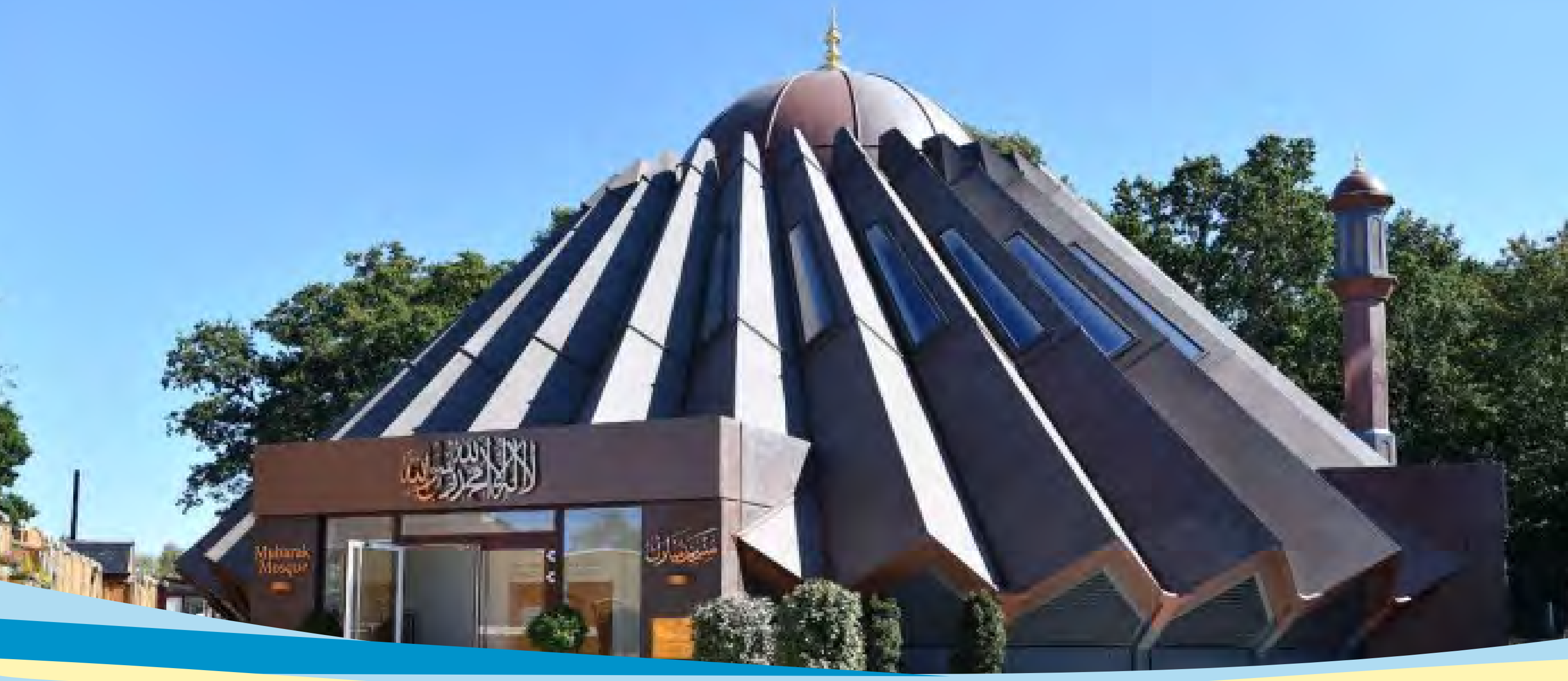
(اشتہار 22/مارچ 1886ء۔ مجموعہ اشتہارات جلد اوّل صفحہ 129-130۔2019 ایڈیشن۔ مطبوعہ قادیان)



پیشگوئی مصلح موعود

سو تجھے بشارت ہو کہ ایک وجیہ اور پاک لڑکا تجھے دیا جائے گا۔ایک زکی غلام (لڑکا) تجھے ملے گا۔وہ لڑکا تیرے ہی تخم سے تیری ہی ذرّیت ونسل ہوگا۔خوبصورت پاک لڑکا تمہارا مہمان آتا ہے۔اس کا نام عنموائیل اور بشیر بھی ہے۔اس کو مقدس روح دی گئی ہے اور وہ رِجس سے پاک ہے۔اور وہ نور اللہ ہے۔مبارک وہ جو آسمان سے آتا ہے۔اُس کے ساتھ فضل ہے جو اس کے آنے کے ساتھ آئے گا۔وہ صاحب شکوہ اور عظمت اور دولت ہوگا۔وہ دنیا میں آئے گا اور اپنے مسیحی نفس اور روح الحق کی برکت سے بہتوں کو بیماریوں سے صاف کرے گا۔وہ کلمۃ اللہ ہے کیونکہ خدا کی رحمت وغیوری نے اسے کلمہ تمجید سے بھیجا ہے۔وہ سخت ذہین وفہیم ہوگا۔اور دل کا حلیم اور علوم ظاہری و باطنی سے پُر کیا جائے گا۔اور وہ تین کو چار کرنے والا ہوگا (اس کے معنی سمجھ میں نہیں آئے)۔دوشنبہ ہے مبارک دوشنبہ۔فرزند دلبند گرامی ارجمند مَظْہَرُ الْاَوَّلِ وَالْاٰخِرِ۔ مَظْہَرُ الْحَقِّ وَ الْعُلَاء كَاَنَّ اللّٰهَ نَزَلَ مِنَ السَّمَاء ۔جس کا نزول بہت مبارک اور جلال الٰہی کے ظہور کا موجب ہوگا۔نور آتا ہے نور جس کو خدا نے اپنی رضامندی کے عطر سے ممسوح کیا۔ہم اس میں اپنی روح ڈالیں گے اور خدا کا سایہ اس کے سر پر ہوگا۔وہ جلد جلد بڑھے گا اور اسیروں کی رستگاری کا موجب ہوگا۔اور زمین کے کناروں تک شہرت پائے گا۔اور قومیں اس سے برکت پائیں گی۔تب وہ اپنے نفسی نقطہ آسمان کی طرف اٹھایا جائے گا۔ وَكَانَ اَمْرًا مَقْضِيًّا‘‘۔

(اشتہار 20/ فروری 1886ء۔ مجموعہ اشتہارات جلد اوّل صفحہ 124-125۔2019ایڈیشن۔ مطبوعہ قادیان)



مجلسِ ادارت

فہرست مضامین

فرمانِ الٰہی

اُدۡعُ اِلٰی سَبِیۡلِ رَبِّکَ بِالۡحِکۡمَۃِ وَالۡمَوۡعِظَۃِ الۡحَسَنَۃِ وَجَادِلۡهُمۡ بِالَّتِیۡ هِیَ اَحۡسَنُ۔ اِنَّ رَبَّکَ هُوَ اَعۡلَمُ بِمَنۡ ضَلَّ عَنۡ سَبِیۡلِهٖ وَهُوَ اَعۡلَمُ بِالۡمُهۡتَدِیۡنَ (النحل: 126)

اپنے رب کے راستے کی طرف حکمت کے ساتھ اور اچھی نصیحت کے ساتھ دعوت دے اور ان سے ایسی دلیل کے ساتھ بحث کر جو بہترین ہو۔ یقیناً تیرا رب ہی اسے جو اس کے راستے سے بھٹک چکا ہے سب سے زیادہ جانتا ہے اور وہ ہدایت پانے والوں کا بھی سب سے زیادہ علم رکھتا ہے۔

قال الرسول ﷺ

حضرت سہل بن سعدؓ روایت کرتے ہیں کہ آپؐ نے حضرت علیؓ کو مخاطب کر کے فرمایا کہ بخدا تیرے ذریعے ایک آدمی کا ہدایت پا جانا، تیرے لئے اعلیٰ درجہ کے سرخ اونٹوں کے مل جانے سے زیادہ بہتر ہے۔

(مسلم کتاب فضائل الصحابہ۔ باب فضائل علی بن ابی طالب)

امام زمان دوراں کا ارشاد

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

’’بہت سے مولوی اور علماء کہلا کر ممبروں پر چڑھ کر اپنے تئیں نائب الرسول اور وارث الانبیاء قرار دے کر وعظ کرتے پھرتے ہیں۔ کہتے ہیں کہ تکبّر، غرور، بدکاریوں سے بچو۔ مگر جو اُن کے اپنے اعمال ہیں اور جو کرتوتیں وہ خود کرتے ہیں ان کا اندازہ اس سے کر لو کہ ان باتوں کا اثر تمہارے دلوں پر کہاں تک ہوتا ہے۔ اگر اس قسم کے لوگ عملی طاقت بھی رکھتے اور کہنے سے پہلے خود کرتے تو قرآن شریف میں لِمَ تَقُوۡلُوۡنَ مَالَا تَفۡعَلُوۡنَ (الصّف: 3) ۔ کہنے کی کیا ضرورت پڑتی؟ یہ آیت ہی بتلاتی ہے کہ دنیا میں کہہ کر خود نہ کرنے والے بھی موجود تھے اور ہیں اور ہوں گے۔ تم میری بات سن رکھو اور خوب یاد کر لو کہ اگر انسان کی گفتگو سچے دل سے نہ ہو اور عملی طاقت اس میں نہ ہو تو وہ اثر پذیر نہیں ہوتی۔ اسی سے تو ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بڑی صداقت معلوم ہوتی ہے۔ کیونکہ جو کامیابی اور تاثیر فی القلوب آپ کے حصہ میں آئی اس کی کوئی نظیر بنی آدم کی تاریخ میں نہیں ملتی اور یہ سب اس لئے ہوا کہ آپ کے قول اور فعل میں پوری مطابقت تھی‘‘۔

(ملفوظات جلد 1 صفحہ 67-68۔ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

ارشادِ حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

قرآن کے اس حکم پر عمل کرتے ہوئے دعوت الی اللہ کریں۔ حکمت سے کریں، ایک تسلسل سے کریں، مستقل مزاجی سے کریں، اور ٹھنڈے مزاج کے ساتھ، مستقل مزاجی کے ساتھ کرتے چلے جائیں۔ دوسرے کے جذبات کا بھی خیال رکھیں اور دلیل کے لئے ہمیشہ قرآن کریم اور حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتابوں سے حوالے نکالیں۔ پھر ہر علم، عقل اور طبقے کے آدمی کے لئے اس کے مطابق بات کریں۔ خدا کے نام پر جب آپ نیک نیتی سے بات کر رہے ہوں گے تو اگلے کے بھی جذبات اَور ہوتے ہیں۔ نیک نیتی سے اللہ تعالیٰ کے نام پر کی گئی بات اثر کرتی ہے۔ ایک تکلیف سے ایک درد سے جب بات کی جاتی ہے تو وہ اثر کرتی ہے۔ تمام انبیاء بھی اسی اصول کے تحت اپنے پیغام پہنچاتے رہے۔ اور ہر ایک نے اپنی قوم کو یہی کہا ہے کہ میں تمہیں اللہ کی طرف بلاتا ہوں، نیک باتوں کی طرف بلاتا ہوں اور اس پر کوئی اجر نہیں مانگتا۔ یہی ہمیں قرآن کریم سے پتہ لگتا ہے۔ (2004/10/08)

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

اللہ تعالیٰ کو سب سے زیادہ جو بات پسند ہے وہ یہ ہے کہ اس کی مخلوق شیطان کے چنگل سے نکل کر اس کی عبادت بجا لانے والی ہو۔ باوجود اس کے کہ اللہ تعالیٰ نے شیطان کو کھلی چھٹی دے دی، ٹھیک ہے تم میرے بندوں کو ورغلانے کی کوشش کرنا چاہتے ہو تو کرتے رہو، ان کو نیکی کی راہ سے ہٹانے کی کوشش کرنا چاہتے ہو تو کرتے رہو لیکن ساتھ یہ فرمادیا کہ میرے بندے جو نیکی پر قائم رہیں گے ان کو نیکی پر قائم رکھنے کے لئے میرے انبیاء دنیا میں آتے رہیں گے اور ان کے ماننے والوں میں ایسے لوگ پیدا ہوتے رہیں گے جو میری عبادت بجالانے والے اور میری طرف جھکنے والے اور مخلوق کو میری طرف لانے کا فریضہ انجام دینے والے ہوں گے۔ اور فرمایا کہ یہی لوگ ہیں نیکیوں پر قائم رہنے والے جو فلاح پانے والے ہوں گے۔ اور یہی لوگ ہیں جو میری ابدی جنتوں کے وارث ہوں گے جو لوگوں کو نیکی کی تلقین کرنے والے ہوں گے اور عبادات بجا لانے والے ہوں گے۔ جس طرح کہ میں نے کہا اور نیک اعمال بجالانے والے ہوں گے اور اس درد کے ساتھ نیکیوں کی تلقین کرنے والے اور نیکیوں پر قائم رہنے والے ہوں گے کہ اے شیطان! تو ان کا کچھ نہیں بگاڑ سکے گا۔ لیکن کیونکہ زبردستی کوئی نہیں ہے اس لئے ایسے بھی لوگ ہوں گے جو شیطان کے بہکاوے میں آجائیں گے، شیطان کی پیروی کر رہے ہوں گے۔ اور یہ لوگ نور کو چھوڑ کر ظلمات کی طرف جانے والے ہوں گے۔ ان کا ٹھکانہ پھر آگ ہوگا۔ اور فرمایا کہ میں انہیں ضرور آگ میں ڈالوں گا۔ (خطبہ جمعہ 6 جون 2004)

اداریہ

دنیا کی سب سے قیمتی متاع اس خدا کا وجود با جود ہے جس کو پانے کے لئے انسان کو اس عالم ناپائیدار میں بھیجا گیا ہے، وہ ذات چونکہ وراء الوراء اور لطیف تر ہے اس لئے یہ مادی آنکھیں اس کو نہیں پاسکتیں، سو وہ خزانوں کا خزانہ خود کو اپنے پیاروں پر آشکار فرماتا ہے اور اپنی محبت کے خزانے ان پر نچھاور کرتا ہے، اور وہ بھی پھر اس کی راہ میں ایک وارفتگی سے اس کام میں جٹ جاتے ہیں۔ اس خزانے کو پا کر اسے لٹانے کو تمام عالم کو اس بے بہا دولت اور اس کی قدر و قیمت سے آگاہ کرنے کے لئے بے چین اور بیقرار رہتے ہیں۔

اسی لئے تو اللہ تعالیٰ نے خود آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی نسبت یہ گواہی دی:

لَعَلَّکَ بَاخِعٌ نَّفۡسَکَ اَلَّا یَکُوۡنُوۡا مُؤۡمِنِیۡنَ ﴿الشعراء:4﴾

کیا تو اپنی جان کو اس لئے ہلاک کر دے گا کہ وہ مومن نہیں ہوتے۔

اور فرمایا:

فَلَعَلَّکَ بَاخِعٌ نَّفۡسَکَ عَلٰۤی اٰثَارِہِمۡ اِنۡ لَّمۡ یُؤۡمِنُوۡا بِہٰذَا الۡحَدِیۡثِ اَسَفًا ﴿الکہف:7﴾

پس کیا تُو شدتِ غم کے باعث اُن کے پیچھے اپنی جان کو ہلاک کر دے گا اگر وہ اس بات پر ایمان نہ لائیں۔

اسی لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں: ''ہمارا بہشت ہمارا خدا ہے، ہماری اعلیٰ لذات ہمارے خدا میں ہیں کیونکہ ہم نے اس کو دیکھا اور ہر ایک خوبصورتی اس میں پائی۔ یہ دولت لینے کے لائق ہے اگرچہ جان دینے سے ملے۔ اور یہ لعل خریدنے کے لائق ہے اگرچہ تمام وجود کھونے سے حاصل ہو۔ اے محرومو! اس چشمہ کی طرف دوڑو کہ وہ تمہیں سیراب کرے گا۔ یہ زندگی کا چشمہ ہے جو تمہیں بچائے گا۔ مَیں کیا کروں اور کس طرح اس خوشخبری کو دلوں میں بٹھا دوں۔ کس دف سے مَیں بازاروں میں مُنادی کروں کہ تمہارا یہ خدا ہے تا لوگ سن لیں۔ اور کس دوا سے مَیں علاج کروں تا سننے کے لئے لوگوں کے کان کھلیں''۔ (کشتی نوح، روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 21-22)

خدا تعالیٰ کی محبت کی یہ لو ہی ہے جو ان دلوں میں لگی تھی اور ان کی ساری زندگی اسی میں گذری۔

یٰۤاَیُّہَا الرَّسُوۡلُ بَلِّغۡ مَاۤ اُنۡزِلَ اِلَیۡکَ مِنۡ رَّبِّکَ ؕ وَ اِنۡ لَّمۡ تَفۡعَلۡ فَمَا بَلَّغۡتَ رِسَالَتَہٗ ؕ وَ اللّٰہُ یَعۡصِمُکَ مِنَ النَّاسِ (المائدہ:68)

اے رسول! اچھی طرح پہنچا دے جو تیرے ربّ کی طرف سے تیری طرف اتارا گیا ہے۔ اور اگر تُو نے ایسا نہ کیا تو گویا تُو نے اس کے پیغام کو نہیں پہنچایا۔ اور اللہ تجھے لوگوں سے بچائے گا۔

خدا تعالیٰ کے پیغام کو پہنچانے کا یہ کام صرف انبیاء ہی کا نہیں ہے کیونکہ ہم تمام مومنین کو آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوۂ حسنہ کی اتباع

اور پیروی کا حکم ہے۔ استاذی المکرم چوہدری محمد علی صاحب نے کیا خوبصورت انداز میں ہمیں اس ذمہ داری کی ادائیگی کی طرف توجہ دلائی ہے:

رنگ و بو بانٹ دے اس سے لے کر　　　　پھول کے بوجھ کو ہلکا کر دے

ہمارے پیارے امام ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

اور اس سے زیادہ اچھی بات کس کی ہو گی جو کہ اللہ کی طرف لوگوں کو بلاتا ہے اور نیک عمل کرتا ہے اور کہتا ہے کہ میں تو فرمانبرداروں میں سے ہوں (حٰمٓ السجدہ: 34) ۔ اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے ہمیں اس بات کی طرف توجہ دلائی ہے کہ تم لوگ جو ایمان لے آئے ہو اور دین کی کچھ شدھ بدھ رکھتے ہو اور یہ دعویٰ کرتے ہو کہ مسلمان ہو گئے ہو اگر تم حقیقت میں مسلمان ہو اور نام کے مسلمان نہیں بلکہ کامل فرمانبرداری اور اطاعت کا جذبہ رکھتے ہوئے تم نے اسلام قبول کیا ہے تو یاد رکھو کہ تم پر کچھ ذمہ داریاں عائد ہوتی ہیں۔ اور ان میں سے ایک ذمہ داری تبلیغ دین بھی ہے۔ اور تبلیغ بھی اس وقت فائدہ مند ہو گی، اس وقت اس کو بھی پھل لگیں گے جب تمہارے عمل بھی نیک ہوں گے۔

پس ایک احمدی جو یہ دعویٰ کرتا ہے کہ میں نے اس زمانے کے حکم اور عدل حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اس لئے مانا ہے کہ میں کامل فرمانبرداروں میں شمار کیا جاؤں، اس لئے مانا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم پر عمل کروں، اس لئے مانا ہے کہ آج خدا تک پہنچنے کا راستہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ہی دکھایا ہے تو پھر ہر وقت یہ بات ذہن میں رکھنی چاہئے کہ تمام فیض بھی تبھی حاصل کر سکتے ہیں جب ان تمام حکموں پر بھی عمل کریں گے جو اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیئے اور جن کی طرف اس زمانے میں ہمیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے توجہ دلائی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ نے فرمایا تھا کہ میرا پیغام تمام دنیا کو پہنچا دو اور آپؐ کو سب سے بڑا داعی الی اللہ قرار دیا تھا۔ فرماتا ہے {دَاعِيًا اِلَى اللّٰهِ بِاِذْنِهٖ وَ سِرَاجًا مُّنِيْرًا} (الاحزاب: 47) یعنی اللہ کے حکم سے اس کی طرف بلانے والا اور ایک چمکتا ہوا سورج بنا کر بھیجا ہے۔ پس اس چمکتے ہوئے سورج نے ہر طرف اللہ تعالیٰ کی تعلیم کی روشنی پھیلائی اور اپنا سب کچھ اس راہ میں قربان کر دیا۔ اور اندھیروں کو دور کیا۔ (خطبہ جمعہ 30 ستمبر 2005)

اس چمکتے سورج سے فیض پانے اور اس فیض کو آگے مخلوق تک پہنچانے کا فریضہ کوئی عام بات نہیں بلکہ یہ وہ عظیم کام ہے جس کی نسبت حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جس جوش کا اظہار فرمایا ہے وہ قابل تقلید نمونہ ہے۔ آپ فرماتے ہیں کہ:

''ہمارے اختیار میں ہو تو ہم فقیروں کی طرح گھر بہ گھر پھر کر خدا تعالیٰ کے سچے دین کی اشاعت کریں اور اس کو ہلاک کرنے والے شرک اور کفر سے جو دنیا میں پھیلا ہوا ہے لوگوں کو بچائیں اور اس تبلیغ میں زندگی ختم کر دیں خواہ مارے ہی جائیں۔'' (ملفوظات جلد سوم ص 391)

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

اس وقت مَیں چونکہ تبلیغ کے حوالے سے بات کرنا چاہتا ہوں اس لئے اس حوالے سے مَیں ہر عہدیدار کو توجہ دلانی چاہتا ہوں کہ وہ اپنے سیکرٹریان تبلیغ سے اس تجویز پر جماعتوں میں عمل درآمد کروانے کے لئے مکمل تعاون کریں۔ خود اس کا حصہ بن کر افراد جماعت کے لئے اپنا نمونہ پیش کریں۔ کوئی بھی عہدیدار ہو کسی نہ کسی رنگ میں تبلیغ میں حصہ لے سکتا ہے اور اگر عہدیدار حصہ لے رہے ہوں تو افراد جماعت کے سامنے نمونے قائم ہو رہے ہوں گے اور بہت سے احمدی ایسے ہوں گے جو بغیر کہے، بغیر خاص توجہ دلائے خود بخود ان نمونوں کو دیکھ کر اس لائحہ عمل کو پورا کرنے کے لئے اسلام کا حقیقی پیغام پہنچانے کی کوشش میں شامل ہو جائیں گے۔ بعض سیکرٹریان کے پاس ویسے بھی اپنے شعبہ کا اتنا کام نہیں ہوتا۔ وہ زیادہ وقت بھی دے سکتے ہیں۔ صرف نیت اور ارادے کی ضرورت ہے۔ بہرحال نیشنل سیکرٹری تبلیغ کا کام ہے کہ جو لائحہ عمل بھی بنایا گیا ہے یہ ہر مقامی جماعت کے سیکرٹری تبلیغ تک پہنچنا چاہئے اور پھر اس بات کو بھی یقینی بنائیں کہ اس لائحہ عمل کا افراد جماعت سے متعلقہ حصہ جو ہے اور جو حصہ انتظامی نہیں ہے بلکہ افراد جماعت سے تعلق رکھتا ہے وہ وہاں کی جماعت کے ہر فرد تک پہنچ جائے۔ (خطبہ جمعہ 8 ستمبر 2017)

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

اسلام اور احمدیت کا پیغام پہنچائیں۔ ایسا پیغام جو ثمر آور ہو جس میں پھل لگنے ہوں۔ وہ پیغام پہنچانے کے لئے مجھے امید ہے انشاء اللہ تعالیٰ موقع میسر آ سکتے ہیں۔ عموماً ہم سمجھتے ہیں کہ صرف مہینے میں یا کبھی کبھار ایک آدھ سٹال لگا لیا یا نمائش وغیرہ ہوئی تو اس میں سٹال لگا لیا تو یہی تبلیغ کا ذریعہ ہے اور کافی ہے۔ ٹھیک ہے یہ ایک ذریعہ ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بھی اس ذریعہ سے تبلیغ فرمایا کرتے تھے۔ حج کے موقعوں پر یا دوسرے میلوں کے موقعوں پر آپؐ جاتے تھے اور تبلیغ کرتے تھے، آپ کو بڑی سختیاں بھی جھیلنی پڑیں۔ لیکن اس کے علاوہ بھی بہت سے راستے ہیں۔ آپؐ نے تبلیغ کا ہر راستہ اپنایا۔ یہاں مثلاً دیہاتوں میں رابطے بڑھائیں۔ دیہاتوں میں نسبتاً شریف آدمی ہوتے ہیں۔ پھر عرب وغیرہ جو یہاں مختلف جگہوں سے، مختلف ملکوں سے آ کر آباد ہوئے ہیں ان میں جائیں۔ یونیورسٹیوں اور کالجوں میں جو بچے پڑھتے ہیں، ہمارے سٹوڈنٹ پڑھتے ہیں، وہ وہاں سیمینار وغیرہ کریں۔ اکثر ملکوں نے اس طرف توجہ دی ہے اور دے رہے ہیں اور ان جگہوں پر اسلام کا جو صحیح حقیقی اسلام ہے اور جو اسلام کی اصل خوبصورت تعلیم ہے اس کا تعارف حاصل ہو رہا ہے۔ (خطبہ جمعہ 30 ستمبر 2005)



خلاصہ خطباتِ جمعہ

فرمودہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس
ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

(خلاصہ خطبات جمعہ ادارہ اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

پیشگوئی مصلح موعودؓ کا مختصر ذکر،

حضرت مصلح موعودؓ کے مقام اور مرتبہ کے بارے میں غیروں کے تاثرات

نیز پاکستان اور یمن کے احمدیوں اور فلسطینیوں کے لیے دعا کی تحریک

خلاصہ خطبہ جمعہ سیّدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

فرمودہ 23؍فروری 2024ء بمطابق 23؍تبلیغ 1403 ہجری شمسی

بمقام مسجد مبارک، اسلام آباد، ٹلفورڈ (سرے) یو کے

امیر المومنین حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ ۲۳؍فروری ۲۰۲۴ء کو مسجد مبارک، اسلام آباد، ٹلفورڈ، یو کے میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا جو مسلم ٹیلی وژن احمدیہ کے توسّط سے پوری دنیا میں نشر کیا گیا۔ جمعہ کی اذان دینے کی سعادت مولانا فیروز عالم صاحب کے حصے میں آئی۔ تشہد، تعوذ اور سورہ الفاتحہ کی تلاوت کے بعد حضورِانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: آج میں پیشگوئی مصلح موعودؓ کے بعض پہلوؤں کا ذکر کروں گا۔ جیسا کہ ہر احمدی جانتا ہے اور ہر سال اس پیشگوئی کے پورا ہونے پر جلسے بھی منعقد کیے جاتے ہیں۔ ۲۰؍فروری ۱۸۸۶ء کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو ایک مختلف صفات کے حامل بیٹے کی پیدائش کی خبر دی گئی تھی لیکن اس بارے میں واضح ہو کہ اس دن حضرت مصلح موعودؓ کی سالگرہ نہیں منائی جاتی بلکہ پیش گوئی کے پورا ہونے پر جلسے کیے جاتے ہیں کیونکہ آپؓ کی پیدائش تو ۱۲؍جنوری ۱۸۸۹ء کی ہے۔

والدین کو پڑھ کر بچوں کو بتانا بھی اور سمجھانا بھی چاہیے کہ پیشگوئی مصلح موعودؓ کیا ہے۔ یہ ایک عظیم پیشگوئی ہے جو پہلے نوشتوں کے مطابق جن کی پہلے انبیاء نے بھی خبر دی اور پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیش

گوئی کے مطابق اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو یہ اعلان کرنے کا فرمایا تھا۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا کہ خدائے رحیم و کریم بزرگ و برتر نے جو ہر چیز پر قادر ہے (جَلَّ شَانَہٗ وَعَزَّ اِسْمُہٗ) مجھ کو اپنے الہام سے مخاطب کر کے فرمایا کہ میں تجھے ایک رحمت کا نشان دیتا ہوں اُسی کے موافق جو تُو نے مجھ سے مانگا۔ سو مَیں نے تیری تضرعات کو سُنا اور تیری دعاؤں کو اپنی رحمت سے بہ پایۂ قبولیت جگہ دی اور تیرے سفر کو (جو ہوشیار پور اور لدھیانہ کا سفر ہے) تیرے لیے مبارک کر دیا۔ سو قدرت اور رحمت اور قربت کا نشان تجھے دیا جاتا ہے، فضل اور احسان کا نشان تجھے عطا ہوتا ہے اور فتح اور ظفر کی کلید تجھے ملتی ہے۔ اے مظفر تجھ پر سلام۔ خدا نے یہ کہا تا وہ جو زندگی کے خواہاں ہیں موت کے پنجے سے نجات پاویں اور وہ جو قبروں میں دبے پڑے ہیں باہر آویں اور تا دین اسلام کا شرف اور کلام اللہ کا مرتبہ لوگوں پر ظاہر ہو اور تا حق اپنی تمام برکتوں کے ساتھ آجائے اور باطل اپنی تمام نحوستوں کے ساتھ بھاگ جائے اور تا لوگ سمجھیں کہ مَیں قادر ہوں جو چاہتا ہوں سو کرتا ہوں اور تا وہ یقین لائیں کہ مَیں تیرے ساتھ ہوں اور تا انہیں جو خدا کے وجود پر ایمان نہیں لاتے اور خدا اور خدا کے دین اور اس کی کتاب اور اس کے پاک رسول محمد مصطفیٰ ﷺ کو انکار اور تکذیب کی نگاہ سے دیکھتے ہیں، ایک کھلی نشانی ملے اور مجرموں کی راہ ظاہر ہو جائے۔

سو تجھے بشارت ہو کہ ایک وجیہ اور پاک لڑکا تجھے دیا جائے گا، ایک زکی غلام (لڑکا) تجھے ملے گا، وہ لڑکا تیرے ہی تخم سے تیری ہی ذریّت و نسل ہوگا۔

پھر اس پیشگوئی میں اس لڑکے کی خصوصیات بیان کی گئی ہیں جن میں سے ایک دو کا میں ذکر کر دیتا ہوں۔ فرمایا: وہ سخت ذہین و فہیم ہوگا۔ وہ علومِ ظاہری و باطنی سے پُر کیا جائے گا۔ وہ اَسیروں کی رستگاری کا موجب ہوگا۔ یہ اس لمبی پیشگوئی کی چند باتیں ہیں۔ پھر ہم نے دیکھا کہ بیان کردہ مدّت کے اندر وہ لڑکا پیدا ہوا اور پیشگوئی کے تمام پچاس یا باون حصوں کا مصداق بنا۔ حضرت مصلح موعودؓ کے دورِ خلافت کا ہر دن اس پیش گوئی کے پورا ہونے کی شان کا اظہار کر رہا ہے اور جماعت احمدیہ کی ترقی کا ہر دن اس کی روشن دلیل ہے۔ اس پیشگوئی کے حوالہ سے مَیں انصاف پسند ایسے لوگوں کی گواہیاں پیش کرتا ہوں جن کا جماعت سے کوئی تعلق نہیں ہے اور برصغیر کی جانی پہچانی شخصیات ہیں۔

مولانا غلام رسول صاحب مہر روزنامہ زمیندار سے منسلک ایک محقق، مصنف، ادیب، صحافی اور مؤرخ نے شیخ عبدالماجد صاحب کو بتایا کہ آپ لوگوں کی کسی کتاب میں اس عظیم الشان انسان کے کارناموں کی مکمل آگاہی نہیں ملتی۔ ہم نے انہیں قریب سے دیکھا ہے، کئی ملاقاتیں کی ہیں، مسلم قوم کے لیے ان کا وجود سراپا قربانی تھا۔ فرقہ بازی کا تعصب میں نے اس وجود میں نام کا نہیں دیکھا، وہ بلا کے ذہین تھے۔

افسوس مسلمانوں نے مرزا صاحبؓ کی قدر نہیں کی۔ سخت مخالفت کی آندھیوں کے باوجود میں نے مرزا صاحبؓ کو کبھی افسردہ اور سرد مہر نہیں دیکھا۔

لالہ بھیم سین کے فرزند جناب لالہ کنور سین صاحب سابق چیف جج کشمیر نے حضرت مصلح موعودؓ کی تقریر عربی زبان کا مقام السنہ عالم میں کے بارے میں اظہارِ خیال کرتے ہوئے اپنی تقریر میں کہا کہ جو لیکچر دیا گیا وہ نہایت ہی عالمانہ اور فلسفیانہ شان اپنے اندر رکھتا ہے۔ مجھے امید ہے کہ اس لیکچر کا اثر مدتوں میرے دل پر قائم رہے گا۔ حضرت مصلح موعودؓ تو دنیاوی تعلیم کے لحاظ سے پرائمری پاس بھی نہیں تھے اس علم سے اللہ تعالیٰ نے اُنہیں پُر کیا تھا جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے وعدہ فرمایا تھا اور غیر بھی تعریف کیے بغیر نہیں رہ سکے۔ حضرت مصلح موعودؓ کے خلیفہ ہونے کے

چند دن بعد ایک امریکی پادری قادیان آیا اور چند اہم مذہبی سوالات پیش کرتے ہوئے کہا کہ آج تک مجھے مسلمانوں کا بڑے سے بڑا عالم اور فاضل ان سوالوں کا تسلی بخش جواب نہیں دے سکا۔ میں ان سوالوں کو آپ کے خلیفہ صاحبؓ کے سامنے پیش کرنے کے لیے خاص طور پر آیا ہوں۔ حضرت مصلح موعودؓ نے نہایت سکون کے ساتھ ان سب سوالوں کو سُنا اور ایسے تسلی بخش جوابات دیے کہ

پادری کہنے لگا میں نے آج تک ایسی معقول گفتگو اور ایسی مدلل تقریر کسی مسلمان کے منہ سے نہیں سنی۔

معلوم ہوتا ہے کہ تمہارا خلیفہ بہت بڑا اسکالر ہے اور مذاہبِ عالم پر اس کی نظر بڑی گہری ہے۔ یہ کہہ کر اُس نے بڑے ادب سے حضرت مصلح موعودؓ کے ہاتھ کو بوسہ دیا اور واپس چلا گیا۔ پس یہ شان ہے پیشگوئی کے پورے ہونے کی۔

حضرت مصلح موعودؓ کی کتاب نہرو رپورٹ اور مسلمانوں کے مصالح کے متعلق رائے دینے والے نے لکھا کہ حضورؓ کی اس بروقت راہنمائی سے مسلمانوں کے اونچے طبقے بہت ممنون ہوئے اور مسلمانوں کے سیاسی حلقوں میں اسے نہایت پسند کیا گیا اور بڑے بڑے مسلم لیڈروں نے تعریفی الفاظ میں سراہا اور شکریہ ادا کیا کہ حضرت امام جماعت احمدیہ نے مسلمانوں کی نہایت ضرورت کے وقت دستگیری کی ہے۔ چنانچہ کئی اصحاب نے حضرت مفتی محمد صادق صاحبؓ ے کہا کہ اصلی اور عملی کام تو آپ کی جماعت ہی کر رہی ہے اور جو تنظیم آپ کی جماعت میں ہے وہ اور کہیں نہیں دیکھی جاتی۔ اخبار سیاست نے لکھا کہ مذہبی اختلافات کی بات چھوڑ کر دیکھیں تو

جناب بشیر الدین محمود احمد صاحبؓ نے میدان تصنیف و تالیف میں جو کام کیا ہے وہ بلحاظ ضخامت اور افادہ ہر تعریف کا مستحق ہے۔

مولانا محمد علی جوہر صاحب گول میز کانفرنس لندن کے حوالہ سے اپنے اخبار ہمدرد میں لکھتے ہیں کہ ناشکر گزاری ہوگی کہ جناب مرزا بشیر الدین محمودؓ اور ان کی منظم جماعت کا ذکر ان سطور میں نہ کریں جنہوں نے اپنی تمام تر توجہات بلا اختلاف عقیدہ تمام مسلمانوں کی بہبودی کے لیے وقف کر دی ہیں۔ حضرت مصلح موعودؓ کے شروع میں آل انڈیا کشمیر کمیٹی کے صدر منتخب ہونے اور بعد ازاں اس کی صدارت سے استعفیٰ دینے پر مشہور نڈر اور بے باک مدیر سیّد حبیب صاحب نے اخبار سیاست میں لکھا کہ اگر اختلاف عقائد کی وجہ سے مرزا صاحب کو منتخب نہ کیا جاتا تو یہ تحریک بالکل ناکام رہتی اور امت مرحومہ کو سخت نقصان پہنچتا۔

میری رائے میں مرزا صاحبؓ کی علیحدگی کمیٹی کی موت کے مترادف ہے۔

ڈاکٹر علامہ محمد اقبال کے حوالے سے جماعت کے خلاف بہت باتیں ہوتی ہیں لیکن اُن کی یہ باتیں بھی ریکارڈ میں موجود ہیں کہ ۲۴/مارچ ۱۹۲۷ء کو لاہور میں جلسہ ہوا جس کی صدارت علامہ اقبال نے کی۔ حضرت مصلح موعودؓ نے وہاں تقریر فرمائی جس کے بعد علامہ صاحب نے کہا کہ ایسی تقریر بہت عرصے کے بعد لاہور میں سننے میں آئی ہے۔

خاص کر جو قرآن شریف کی آیات سے مرزا صاحبؓ نے استنباط کیا ہے وہ تو نہایت ہی عمدہ ہے۔

میں اپنی تقریر کو زیادہ دیر تک جاری نہیں رکھ سکتا تا مجھے اس تقریر سے جو لذت حاصل ہو رہی ہے وہ زائل نہ ہو جائے۔ سردار شوکت حیات خان صاحب جدوجہد آزادی ہندوستان کے سرکردہ رکن تھے اپنی کتاب گم گشتہ قوم میں لکھا ہے کہ ایک دن مجھے قائداعظم کی طرف سے پیغام ملا کہ تم قادیان جاؤ اور حضرت صاحب کو میری درخواست پہنچاؤ کہ

وہ پاکستان کے حصول کے لیے اپنی نیک دعاؤں اور حمایت سے نوازیں۔ کہتے ہیں کہ میں نے پیغام پہنچایا تو حضرت صاحب نے کہا کہ وہ شروع ہی سے اُن کے مشن کے لیے دعا گو ہیں اور کوئی احمدی مسلم لیگ کے خلاف انتخاب میں کھڑا نہیں ہوگا اور اگر کوئی غداری کرے گا تو وہ اُن کی جماعت کی حمایت سے محروم ہوگا۔

م ش کے نام سے مشہور صحافی اور سیاست دان جن کا اصل نام میاں محمد شفیع تھا حضرت مصلح موعودؓ کی وفات پر انہوں نے لاہور کی ڈائری میں لکھا کہ مرزا بشیرالدین محمود احمدؓ نے خلافت کی گدی پر متمکن ہونے کے بعد جس طرح اپنی جماعت کی تنظیم کی اور جس طرح صدر انجمن احمدیہ کو ایک فعال اور جاندار ادارہ بنایا اس سے ان کی بے پناہ تنظیمی قوت کا پتا چلتا ہے اگرچہ ان کے پاس کسی یونیورسٹی کی ڈگری نہیں تھی لیکن انہوں نے پرائیویٹ طور پر مطالعہ کر کے اپنے آپ کو واقعی علامہ کہلانے کا مستحق بنا لیا تھا۔

مرزا صاحب ایک نہایت سُلجھے ہوئے مقرر اور منجھے ہوئے نثر نگار تھے اور ہر ایک موقع کو بال دریغ استعمال کرتے تھے جس سے جماعت کی ترقی کی راہیں کھلتی ہوں۔

حضرت مصلح موعودؓ نے مختلف موضوعات پر جماعت کو، عمومی طور پر مسلمانوں کو راہنمائی فرمائی۔ کتابیں کئی ضخیم جلدوں پر مشتمل ہیں۔ کوئی شائع ہوگئی ہیں کوئی شائع ہونے والی ہیں۔ خطبات ہیں۔ پرانے ریکارڈ میں سے غیر مطبوعہ نوٹس یا خطبات اور تقریروں میں سے قرآن کریم کی تفسیریں مل رہی ہیں ان کی بھی انشاء اللہ تعالیٰ اشاعت ہو جائے گی۔ بہت سی کتب کی اشاعت انگریزی زبان میں بھی ہو چکی ہے جن کو اردو نہیں آتی انہیں اس علمی خزانے سے استفادہ کرنے کی کوشش کرنی چاہیے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس علمی خزانے سے فائدہ اٹھانے کی توفیق عطا فرمائے۔

حضور انور نے آخر میں پاکستان اور یمن کے احمدیوں، نیز فلسطینیوں کے لیے بھی دعا کی تحریک فرمائی۔

بعد ازاں حضور انور نے گھانا میں جماعت کے قیام پر سو سال مکمل ہونے پر منعقد کیے جانے والے صد سالہ جلسہ سالانہ کی کامیابی کے لیے دعا کی تحریک کرتے ہوئے فرمایا کہ کل انشاء اللہ یہاں سے جلسے میں میری لائیو تقریر بھی ہوگی۔ اللہ تعالیٰ ہر لحاظ سے بابرکت فرمائے۔

کلام الامام

بشارت دی کہ اِک بیٹا ہے تیرا
جو ہوگا ایک دن محبوب میرا
کروں گا دُور اس مَہ سے اندھیرا
دکھاؤں گا کہ اِک عالَم کو پھیرا
بشارت کیا ہے اک دل کی غذا دی
فَسُبْحَانَ الَّذِی اَخْزَی الْاَعَادِی

(مجموعہ آمین۔ مطبوعہ ۲۷ ؍نومبر ۱۹۰۱ء)

پیشگوئی مصلح موعود

’’بالہام اللہ تعالیٰ وعزّ وجلّ خدائے رحیم وکریم بزرگ وبرتر نے جو ہر چیز پر قادر ہے (جَلَّ شَانُہٗ وَعَزَّ اِسْمُہٗ) مجھ کو اپنے الہام سے مخاطب کر کے فرمایا کہ مَیں تجھے ایک رحمت کا نشان دیتا ہوں اسی کے موافق جو تو نے مجھ سے مانگا۔ سو میں نے تیری تضرعات کو سنا اور تیری دعاؤں کو اپنی رحمت سے بہ پایۂ قبولیت جگہ دی اور تیرے سفر کو (جو ہوشیار پور اور لودھیانہ کا سفر ہے) تیرے لئے مبارک کر دیا۔ سو قدرت اور رحمت اور قربت کا نشان تجھے دیا جاتا ہے۔ فضل اور احسان کا نشان تجھے عطا ہوتا ہے اور فتح اور ظفر کی کلید تجھے ملتی ہے۔ اے مظفر تجھ پر سلام۔ خدا نے یہ کہا تا وہ جو زندگی کے خواہاں ہیں موت کے پنجہ سے نجات پاویں اور وہ جو قبروں میں دبے پڑے ہیں باہر آویں۔ اور تا دینِ اسلام کا شرف اور کلام اللہ کا مرتبہ لوگوں پر ظاہر ہو اور تا حق اپنی تمام برکتوں کے ساتھ آجائے اور باطل اپنی تمام نحوستوں کے ساتھ بھاگ جائے اور تا لوگ سمجھیں کہ میں قادر ہوں۔ جو چاہتا ہوں سو کرتا ہوں اور تا وہ یقین لائیں کہ مَیں تیرے ساتھ ہوں اور تا انہیں جو خدا کے وجود پر ایمان نہیں لاتے اور خدا اور خدا کے دین اور اس کی کتاب اور اس کے پاک رسول محمد مصطفیٰؐ کو انکار اور تکذیب کی نگاہ سے دیکھتے ہیں، ایک کھلی نشانی ملے اور مجرموں کی راہ ظاہر ہو جائے۔

سو تجھے بشارت ہو کہ ایک وجیہ اور پاک لڑکا تجھے دیا جائے گا۔ ایک زکی غلام (لڑکا) تجھے ملے گا۔ وہ لڑکا تیرے ہی تخم سے تیری ہی ذرّیت ونسل ہوگا۔ خوبصورت پاک لڑکا تمہارا مہمان آتا ہے۔ اس کا نام عنموائیل اور بشیر بھی ہے۔ اس کو مقدس روح دی گئی ہے اور وہ رِجس سے پاک ہے۔ اور وہ نور اللہ ہے۔ مبارک وہ جو آسمان سے آتا ہے۔ اُس کے ساتھ فضل ہے جو اس کے آنے کے ساتھ آئے گا۔ وہ صاحب شکوہ اور عظمت اور دولت ہوگا۔ وہ دنیا میں آئے گا اور اپنے مسیحی نفس اور روح الحق کی برکت سے بہتوں کو بیماریوں سے صاف کرے گا۔ وہ کلمۃ اللہ ہے کیونکہ خدا کی رحمت وغیوری نے اسے اپنے کلمہ تمجید سے بھیجا ہے۔ وہ سخت ذہین وفہیم ہوگا۔ اور دل کا حلیم اور علوم ظاہری وباطنی سے پُر کیا جائے گا۔ اور وہ تین کو چار کرنے والا ہوگا (اس کے معنی سمجھ میں نہیں آئے)۔ دوشنبہ ہے مبارک دوشنبہ۔ فرزند دلبند گرامی ارجمند مَظْھَرُ الْاَوَّلِ وَالْاٰخِرِ۔ مَظْھَرُ الْحَقِّ وَ الْعَلَاءِ کَاَنَّ اللّٰہَ نَزَلَ مِنَ السَّمَاءِ ۔ جس کا نزول بہت مبارک اور جلال الٰہی کے ظہور کا موجب ہوگا۔ نور آتا ہے نور جس کو خدا نے اپنی رضامندی کے عطر سے ممسوح کیا۔ ہم اس میں اپنی روح ڈالیں گے اور خدا کا سایہ اس کے سر پر ہوگا۔ وہ جلد

بڑھے گا اور اسیروں کی رستگاری کا موجب ہوگا اور زمین کے کناروں تک شہرت پائے گا۔ اور قومیں اس سے برکت پائیں ۔ تب وہ اپنے نفسی نقطہ آسمان کی طرف اٹھایا جائے گا۔ وَكَانَ اَمْرًا مَقْضِيًّا ''۔

(اشتہار 20 ؍فروری 1886ء۔ مجموعہ اشتہارات جلد اوّل صفحہ 124-125۔2019ایڈیشن۔ مطبوعہ قادیان)

پیشگوئی مصلح موعود احیاء موتی سے صدہا بہتر ہے

''اس جگہ آنکھیں کھول کر دیکھ لینا چاہئے کہ یہ صرف پیشگوئی ہی نہیں بلکہ ایک عظیم الشان نشانِ آسمانی ہے جس کو خدائے کریم جلّشانہ نے ہمارے نبی کریم رؤف ورحیم محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صداقت وعظمت ظاہر کرنے کے لئے ظاہر فرمایا ہے اور درحقیقت یہ نشان ایک مُردہ کے زندہ کرنے سے صدہا درجہ اعلیٰ واَولیٰ واکمل وافضل واتم ہے کیونکہ مردہ کے زندہ کرنے کی حقیقت یہی ہے کہ جناب الٰہی میں دُعا کر کے ایک روح واپس منگوایا جاوے۔۔۔۔۔ اس جگہ بفضلہ تعالیٰ واحسانہ وببرکت حضرت خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خداوند کریم نے اس عاجز کی دُعا کو قبول کر کے ایسی بابرکت روح بھیجنے کا وعدہ فرمایا جس کی ظاہری و باطنی برکتیں تمام زمین پر پھیلیں گی۔ سو اگرچہ بظاہر یہ نشان احیاء موتی کے برابر معلوم ہوتا ہے مگر غور کرنے سے معلوم ہوگا کہ یہ نشان مُردوں کے زندہ کرنے سے صدہا درجہ بہتر ہے''۔

(اشتہار 22 ؍مارچ 1886ء۔ مجموعہ اشتہارات جلد اوّل صفحہ 129-130۔2019ایڈیشن۔ مطبوعہ قادیان)

پیشگوئی مصلح موعود انسانی طاقتوں سے بالاتر ہے

''صریح دلی انصاف ہر یک انسان کا شہادت دیتا ہے کہ ایسے عالی درجہ کی خبر جو ایسے نامی اور اخص آدمی کے تولّد پر مشتمل ہے، انسانی طاقتوں سے بالاتر ہے اور دُعا کی قبولیت ہو کر ایسی خبر کا ملنا یہ بڑا بے شک بھاری آسمانی نشان ہے نہ یہ کہ صرف پیشگوئی ہے''۔ (اشتہار 8 ؍اپریل 1886ء۔ مجموعہ اشتہارات جلد اوّل صفحہ 132۔2019ایڈیشن۔ مطبوعہ قادیان)



شرائط بیعت کی پُرمعارف تشریح اور ان پر کاربند ہونے کی تلقین

(جلسہ سالانہ گھانا کے اختتامی اجلاس سے خطاب)

☆......جماعت احمدیہ گھانا کے ۹۱ ویں صد سالہ جلسہ سالانہ کا بابرکت انعقاد

☆......حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کا اسلام آباد ٹلفورڈ سے براہِ راست بصیرت افروز اختتامی خطاب،

گھانا میں 39/ہزار جبکہ اسلام آباد میں 1333/احباب جماعت کی شمولیت

(اسلام آباد، ٹلفورڈ، 24/فروری 2024) جماعت احمدیہ مسلمہ گھانا کا 91واں جلسہ سالانہ 22، 23 و 24/فروری 2024 کو بخیروخوبی منعقد ہوا جس میں 39/ہزار افراد نے شمولیت کی۔ امسال جلسہ سالانہ گھانا کو یہ خصوصیت حاصل ہے کہ گھانا میں جماعت احمدیہ کے قیام کو سو سال مکمل ہونے پر صد سالہ جوبلی جلسہ منعقد کیا جا رہا تھا۔ یاد رہے کہ گھانا میں جماعت احمدیہ کا قیام فروری 1921 میں ہوا جب حضرت مولوی عبدالرحیم نیّر صاحبؓ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کے ارشاد پر انگلستان سے گھانا تشریف لے گئے۔ خلافت احمدیہ کی راہنمائی اور مبلغین کی شب و روز قربانیوں کی بدولت آج اللہ تعالیٰ کے فضل سے گھانا میں جماعت احمدیہ مضبوط بنیادوں پر قائم ہے اور روز بروز ترقیات کی نئی منازل طے کرتی چلی جا رہی ہے اور تین سال قبل اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو سمیٹتے ہوئے جماعت احمدیہ گھانا اپنی دوسری صدی



میں داخل ہو چکی ہے۔

بلاشبہ آج کا دن جماعت احمدیہ گھانا کے لیے غیر معمولی برکتوں، فضلوں اور تاریخی اہمیت کا حامل دن ہے کہ امیرالمومنین حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صد سالہ جوبلی جلسہ کے اختتامی اجلاس سے اسلام آباد، ٹلفورڈ سے براہ راست خطاب فرمایا۔

ایوانِ مسرور اسلام آباد (ٹلفورڈ) میں حضورانور کی تشریف آوری

حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ چار بج کر چار منٹ پر ایوان مسرور میں رونق افروز ہوئے۔ حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تمام شاملین کو السلام علیکم و رحمۃ اللہ کا تحفہ پیش فرمایا۔ اجلاس کا باقاعدہ آغاز تلاوتِ قرآن کریم سے ہوا جس کی سعادت مکرم ناصر کوناڈو صاحب کو حاصل ہوئی۔ آپ نے سورۃ اٰلِ عمران کی آیات 191 تا 195 کی تلاوت کی۔ اس کا انگریزی ترجمہ مکرم بلال بونسو صاحب کو پیش کرنے کی سعادت حاصل ہوئی۔ بعدازاں مکرم احسان احمد صاحب کو حضرت مسیح موعودؑ کے منظوم کلام

اُن کیلئے تو بس ہے خدا کا یہی نِشاں
یعنی وہ فضل اُس کے جو مُجھ پر ہیں ہر زماں
دیکھو خدا نے ایک جہاں کو جھکا دیا
گمنام پا کے شُہرۂ عالَم بنا دیا

میں سے منتخب اشعار خوش الحانی کے ساتھ پیش کرنے کی سعادت ملی جبکہ مکرم علی مواناڈا صاحب نے منظوم کلام کا انگریزی ترجمہ پیش کیا۔

خلاصہ خطاب حضورِانور

اس کے بعد حضورِانور نے انگریزی زبان میں بصیرت افروز اور پُرمعارف خطاب فرمایا جس کا خلاصہ اردو زبان میں ذیل میں درج کیا



جاتا ہے۔

تشہد، تعوذ اور سورۃ الفاتحہ کی تلاوت کے بعد حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے جماعت احمدیہ گھانا گذشتہ تین دن سے اپنا جلسہ سالانہ منعقد کرنے کی توفیق پا رہی ہے اور آج اس جلسے کا آخری روز ہے۔ یوں بھی امسال یہ جلسہ سالانہ خصوصی اہمیت کا حامل ہے کیونکہ جماعت احمدیہ گھانا کے قیام پر سو سال مکمل ہو چکے ہیں۔ اس خوشی کے موقعے پر جہاں آپ احباب خوشی و مسرت کا اظہار کر رہے ہیں وہیں آپ کے دل خدا تعالیٰ کے شکر کے جذبات سے بھی بھر جانے چاہئیں۔ یہ خدا تعالیٰ کا کتنا بڑا احسان ہے کہ آج جماعت احمدیہ کا تعارف گھانا کے چپے چپے میں پہنچ چکا ہے۔ آج آپ گھانا کے کسی بھی باشندے سے، خواہ وہ دنیا کے کسی کونے میں رہتا ہو اگر جماعت احمدیہ مسلمہ کے متعلق پوچھیں تو ضرور وہ اس سے متعارف ہوگا۔ جماعت احمدیہ گھانا میں تبلیغ کے ساتھ ساتھ سکولوں، کالجوں، ہسپتالوں کے قیام اور دوسرے رفاہی کاموں کے ذریعے بھی اس قوم کی خدمت کی توفیق پا رہی ہے۔

یاد رکھیں! آپ کی یہ ترقی اور کامیابی آپ پر مزید ذمہ داریاں بھی ڈال رہی ہے۔ سو سالہ جشن کے بعد اب مسلسل آپ کا قدم آگے سے آگے بڑھنا چاہیے۔ اب احمدیت کا پیغام گھانا کے ہر باشندے تک پہنچانے کے لیے آپ کو کوشش کرنی ہوگی۔ اس مقصد کے حصول کے لیے سب سے پہلے آپ کو اپنے اندر تبدیلی پیدا کرنے کی کوشش کرنی ہوگی اور یہ تب ہی ممکن ہے جب آپ خود کو قرآن کریم اور حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپؐ کے غلامِ صادق حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تعلیمات سے جوڑنے کی مخلصانہ کوشش کریں گے۔

آج کے دَور میں صرف اور صرف حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی تعلیمات سے وابستہ ہو کر ہی ہم حقوق اللہ اور حقوق العباد کی ادائیگی کا حقیقی مفہوم سمجھ سکتے ہیں۔ حقوق اللہ اور حقوق العباد کی ادائیگی ہی اسلامی تعلیمات کی اصل ہے۔ اگر ہم ان دونوں بنیادی اسلامی تعلیمات پر کما حقہ عمل کرنے والے بن جائیں گے تو ہمارا گھر، ہمارا گاؤں، ہمارا شہر، ہمارا ملک اور تمام دنیا امن و سلامتی کا گہوارہ بن جائے گی۔ یہی وہ راستہ ہے جس پر چل کر ہم دنیا کو جنگ اور تباہی سے بچا سکتے ہیں۔ دنیا کا امن صرف اسلامی تعلیمات پر عمل پیرا ہونے سے ہی ممکن ہے۔

جب آپ اپنے ملک میں جماعت احمدیہ کا پیغام پھیلائیں گے تو وہ یقیناً آپ سے پوچھیں گے اور دیکھیں گے کہ آخر آپ میں یعنی احمدی مسلمانوں میں اور دوسروں میں کیا امتیازی فرق ہے؟ کیا آپ کا خدا تعالیٰ سے زندہ تعلق ہے؟ کیا آپ باہم محبت اور الفت کا مظاہرہ کرتے ہیں؟ کیا آپ کی نیکی اور تقویٰ کا واقعی وہ معیار ہے کہ جس کا تقاضا جماعت احمدیہ مسلمہ کی تعلیمات کرتی ہیں؟ اگر ان سوالات کا جواب نفی میں ہے تو آپ کے لیے لمحۂ فکریہ ہے۔

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے شرائط بیعت میں ایک حقیقی احمدی مسلمان کی صفات اور خصوصیات بیان فرمادی ہیں۔ اسلامی تعلیمات کی روح شرائط بیعت میں مذکور ہے۔ پس شرائط بیعت پر کاربند ہو کر ہی ہم حقیقی کامیابی حاصل کر سکتے ہیں۔ یہ شرائط بیعت ہمیں یہ بھی بتاتی ہیں کہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام اپنی جماعت سے کیا امید رکھتے تھے۔

پہلی شرط بیعت میں شرک سے مجتنب رہنے کا ذکر ہے۔ اللہ تعالیٰ ہر قسم کے شرک سے بیزاری کا اظہار فرماتا ہے۔ پس صرف زبان سے لا الٰہ الا اللہ کا اقرار کافی نہیں بلکہ دل سے غیر اللہ کو بکلی نکال دینا ضروری ہے۔ توحید پر ایمان ہمیں یہ پیغام دیتا ہے کہ خدا تعالیٰ کے سامنے کسی شَے کی کوئی حیثیت نہیں۔

دوسری شرط بیعت میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے کئی گناہوں سے بچنے کی ہدایت فرمائی ہے۔ ان میں جھوٹ، زنا، بدنظری، فسق و فجور، ظلم و خیانت اور فساد و بغاوت جیسے گناہ شامل ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جھوٹ کو تمام برائیوں کی جڑ قرار دیا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں جھوٹ کی بتوں کی پرستش سے مماثلت بیان فرمائی ہے۔ پھر ایک اور گناہ زنا ہے، اللہ تعالیٰ بڑا واضح فرماتا ہے کہ اپنی شرم گاہوں کی حفاظت کرو اور بے حیائی کی باتوں سے بچتے رہو۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ جس چیز میں زنا کا شائبہ بھی ہو تو اس سے بچو۔ زنا کا عادی شخص اپنی زندگی کا حقیقی مقصد کبھی نہیں پا سکتا۔ اسلامی تعلیم یہ ہے کہ اگر کوئی شخص غیر شادی شدہ ہے تو وہ خود کو ان بے حیائی کے راستوں سے بچانے کے لیے روزے رکھے۔

پھر بدنظری سے بچنا اور اپنی نگاہوں کی حفاظت کرنا بھی ضروری ہے۔ اسلام جہاں عورتوں کو پردے کا حکم دیتا ہے وہیں مردوں کو اپنی نگاہیں نیچی رکھنے کی ہدایت فرماتا ہے۔ اسی طرح بدکلامی اور گالم گلوچ بھی ایسی برائیاں ہیں جن سے ہر مسلمان کو بچنے کا حکم دیا گیا ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ اگر کبھی آپس میں کسی قسم کا جھگڑا یا لڑائی ہو تو انسان کو انتہائی صبر اور وقار کے ساتھ اس کا نرم زبان کے ساتھ جواب دینا چاہیے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنی جماعت سے اعلیٰ ترین روحانی مراتب کے درجے کے حصول کی امید کرتے ہیں۔ جو شخص اللہ تعالیٰ کی تعلیمات سے منہ موڑتا ہے اللہ تعالیٰ پھر اس کی پروا نہیں کرتا۔ اگر ایک بیٹا اپنے باپ کی بابت جو اس کی ذمہ داریاں ہیں ان کو پورا نہیں کرتا اور نافرمانی کرتا ہے تو ایسا باپ اپنے بیٹے کی بھی پروا نہیں کرتا تو پھر خدا تعالیٰ کیوں ایسے انسانوں کی پروا کرے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ میری جماعت کے لوگوں کو پوری توجہ کے ساتھ ان باتوں پر غور کرنا چاہیے اور اپنی روحانی ترقی کے لیے ہر دم تقویٰ کے ساتھ کوشاں رہ کر اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کی کوشش کرنی چاہیے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ میری جماعت کو پنج وقتہ نمازوں کا اہتمام کرنا چاہیے اور کسی قسم کی برائی اور شرارت کا خیال بھی قریب نہیں لانا چاہیے۔ اگر کسی نے تم سے بے ایمانی کا سلوک کیا ہے تو تم جواباً اس کی امانت کا حق ادا کرو اور اس سے بے ایمانی مت کرو۔ انسان کو اپنے جذبات قابو میں رکھنے چاہئیں، نفسانی خواہشات کی پیروی نہیں

کرنی چاہیے اور اخلاق سوز اور بد اخلاقی کی چیزوں سے اپنے آپ کو بچانا چاہیے۔ اس زمانے میں ٹیکنالوجی جس رفتار سے ترقی کر رہی ہے اسی رفتار سے اخلاقیات ختم ہو رہی ہیں جن کے باعث انسان تقویٰ سے دور جا رہا ہے۔ مثلاً انٹرنیٹ، ٹی وی اور میڈیا کی دیگر چیزیں برائی کے دروازے کھول رہی ہیں۔ اس لیے ہر احمدی استغفار پڑھے اور اللہ تعالیٰ کے حضور جھکے۔ اللہ تعالیٰ کی مدد طلب کرے کیونکہ اللہ تعالیٰ ہی ہے جو ہر قسم کی برائی سے بچانے والا ہے۔ استغفار انسان کو ہر اُس گناہ سے روکتا ہے جس کا تعلق زبان، کان، آنکھ اور دل سے ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی جماعت سے عہد لیا ہے کہ وہ ہمیشہ پنج وقتہ نمازوں کا التزام کریں گے۔ اس کے علاوہ تہجد بھی جہاں تک ممکن ہو ادا کریں گے۔ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نماز ادا کرنے، زکوٰۃ دینے اور نبی کی فرمانبرداری کرنے کی تلقین فرماتا ہے تا کہ انسان پر رحم کیا جائے۔

پھر ہر احمدی کو درود کو اپنی زندگی کا حصہ بنانا چاہیے کیونکہ یہی وہ کنجی ہے جس کے ذریعے کامیابیوں کے دروازے کھل جاتے ہیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ ہمیں اللہ تعالیٰ کی مخلوق کو اور دوسرے مسلمان بھائیوں کو کبھی کوئی نقصان نہیں پہنچانا چاہیے۔ کبھی ایسا نہ ہو کہ ہماری خواہشات یا تکبر کی وجہ سے کسی کو زبان سے یا کسی اور طریقے سے نقصان پہنچے۔ ہمیشہ دوسروں کو معاف کر کے ہمدردی کا سلوک کرنا چاہیے۔ اپنے بھائی کے متعلق برا خیال کرنا ایک مسلمان کو زیب نہیں دیتا۔ مسلمان ممالک میں ہم دیکھتے ہیں کہ ان تعلیمات پر مکمل عمل نہیں کیا جاتا بلکہ ایک دوسرے کے مال اور املاک کو نقصان پہنچانے سے گریز نہیں کیا جاتا۔ لوگ لالچ کی وجہ سے دوسروں کے حقوق ادا نہیں کرتے نتیجۃً عدل و انصاف سے دور ہو جاتے ہیں۔ اس لیے آپ اپنے جلسے پر خاص دعا کریں کہ دنیا میں حقیقی امن و انصاف قائم ہو جائے۔ اپنے دلوں کی حالتوں اور اپنے اعمال پر خاص توجہ کریں۔ آپ نے کبھی کسی کی طرف نفرت سے نہیں دیکھنا یا کسی سے ظلم نہیں کرنا۔ اپنے دل سے ہر قسم کے برے خیال نکال دینے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کا دامن نہیں چھوڑنا۔ ہمیشہ برداشت اور صبر کا ثبوت دینا ہے۔ حقیقی صبر یہ ہے کہ چاہے جیسا بھی انسان کو دکھ پہنچتا ہو اللہ تعالیٰ کا دامن نہ چھوٹے۔ ہم نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا دامن پکڑا ہے تو یاد رکھیں کہ ہر حال میں اللہ تعالیٰ سے وفا کرنی ہے اور قرآن کریم اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی تمام تعلیمات پر عمل کرنا ہے۔ اپنی تمام تر ترقیات کو اللہ تعالیٰ سے منسوب کرنا ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے یہ الہام فرمایا کہ تیری عاجزانہ راہیں اس کو پسند آئیں۔ پس اگر ہم ایسا کریں گے اور عاجزی کی راہ اختیار کریں گے تو اللہ تعالیٰ کے افضال کے مورد بنیں گے۔

حضورِ انور نے فرمایا کہ بیعت کا تقاضا یہ بھی ہے کہ ہم نے ہمیشہ اسلام کے جھنڈے کو ہر جھنڈے پر بلند رکھنا ہے۔ اسلام کو سب سے زیادہ اہمیت دینی ہے۔ اپنے ہر کام میں دین کو دنیا پر مقدم رکھنا ہے۔ ہمیں اپنے اندر ایک حقیقی دینی و روحانی انقلاب لے کر آنا ہے۔ اگر ہم ایسا مقام حاصل کرنے والے ہوں گے تو اپنے روحانی مقاصد کو حاصل کرنے والے بن جائیں گے۔

اللہ تعالیٰ چاہتا ہے کہ اس کے پیارے ہر ایک سے محبت و ہمدردی کریں کیونکہ جتنی محبت وہ کریں گے اتنا ہی اللہ ان سے خوش ہوگا۔ اس لیے احمدیوں کی ذمہ داری ہے کہ اپنی تمام تر استعدادوں کے ساتھ انفرادی اور اجتماعی ہر دو حیثیتوں میں بنی نوع کی خدمت کریں۔

حضور انور نے فرمایا کہ میں نے دنیا بھر میں کئی بار احمدیوں کو نصیحت کی ہے کہ معاشرے میں لوگوں کی خدمت کریں۔ جس میں استعداد ہو غریب کی بھوک کو دور کرے۔ ان کی مفلسی کو دور کرے۔ ان کی بہبود کا خیال کرے۔ کوشش کی جائے کہ ضرورت مندوں کی ایسی امداد کی جائے



جوانہیں اپنے پاؤں پر کھڑا کرے نہ یہ کہ وقتی ضرورت کو پورا کرے۔

میں یاد دلانا چاہتا ہوں کہ حضرت مسیح موعودؑ نے ہم سے عہد لیا ہے کہ بطور احمدی ہم حضرت مسیح موعودؑ سے اطاعت کا تعلق رکھیں گے۔ ہر احمدی کو محض للہ یہ تعلق رکھنا چاہیے اور ان تعلیمات پر بڑی سنجیدگی سے عمل کرنا چاہیے تب ہی ہم حقیقی احمدی مسلمان کہلانے والے ہوں گے۔ ہر احمدی کو خلافت کے ساتھ کامل وفاداری اور اطاعت کا تعلق پیدا کرنا چاہیے کیونکہ ہماری ترقی کا راز اسی میں مستور ہے کہ ہم خلافت اور حضرت مسیح موعودؑ سے کیے گئے عہد کو پورا کریں جو شرائط بیعت میں درج ہیں۔

اللہ کرے کہ جس طرح گھانا جماعت کی پہلی صدی کامیابی کے ساتھ گزری ہے ایسے ہی اگلی صدی بھی پہلے سے بڑھ کر کامیابی و کامرانی کا پیغام لائے۔ اللہ کرے کہ آپ آگے بڑھیں اور اپنے اندر ہر قسم کی روحانی اور پاک تبدیلی پیدا کریں اور اپنے عہدِ بیعت کو حرف بحرف پورا کریں۔ اللہ کرے کہ آپ اسلام اور احمدیت کی تعلیم کو پھیلانے والے ہوں۔

حضورِ انور نے فرمایا کہ افریقہ میں گھانا کو یہ امتیاز حاصل ہے کہ یہاں احمدیت بہت آغاز میں پہنچی۔ میں دعا کرتا ہوں کہ گھانا دنیا بھر میں اسلام احمدیت کو پہنچانے کے مشن کے ہراول دستہ میں شامل ہو۔ خدا کرے کہ آپ اسلام کی محبت، اخوت اور رواداری کی تعلیم اپنانے والے ہوں اور مغربی دنیا کے لیے نمونہ بن جائیں اور آپ اور آپ کی نسلیں دنیا کو الحاد سے بچا کر ایک خدا کی طرف لانے والے ہوں۔

خدا کرے کہ آپ اس دنیا کے نام نہاد ترقی یافتہ لوگوں کو حقیقی ترقی اور روحانی زندگی، عدل و انصاف، مساوات اور انصاف کا سبق سکھانے والے ہوں۔ اس زمانہ میں مغربی طاقتیں بہت ظلم کر رہی ہیں اور ان کی جنگوں اور ان کی جانب سے روا رکھے جانے والے مظالم میں دجالی طاقتوں کی منصوبہ بندی اور منافقت کا عکس نظر آتا ہے۔ اس لیے دنیا کے لیے اور آئندہ نسل کے لیے ہم پر لازم ہے کہ افریقہ کو ایسا نمونہ بنائیں کہ دنیا افریقہ کو دیکھ کر راہنمائی لے۔ خدا کرے کہ دنیا افریقہ اور گھانا کو ایک نمونہ کے طور پر دیکھے۔ اللہ کرے کہ افریقی اقوام سب سے پہلے اسلام احمدیت قبول کرنے والی ہوں۔ اس کے لیے ضروری ہے کہ آپ اپنے اندر تبدیلی پیدا کریں۔ اگر اس طرح تبدیلی ہو گی تو آپ دنیا کو ہر قسم کے تنازعات اور برائی سے بچانے میں اپنا کردار ادا کرنے والے ہوں گے اور آنے والی نسلوں کی اس طرح تربیت ہو گی تو دنیا کو ہر طرح کے ظلم سے بچانے والے ہوں گے۔

آخر پر حضورِ انور نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ آپ کو اس کی توفیق دے اللہ تعالیٰ جماعت گھانا پر بے پناہ فضل فرمائے۔ اور آپ جلسے کے مقاصد حاصل کر کے اپنے گھروں کو بخیریت لوٹنے والے ہوں۔

پانچ بج کر 13 منٹ پر حضور انور نے دعا کروائی۔ دعا کے بعد مختلف گروپس کی صورت میں اردو، عربی اور مقامی افریقی زبانوں میں حمدیہ، نعتیہ اور خلافت احمدیہ سے عقیدت پر مبنی ترانے پیش کیے گئے۔

ترانوں کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے مکرم نور محمد بن صالح صاحب امیر و مبلغ انچارج گھانا سے مخاطب ہوتے ہوئے فرمایا کہ جلسے پر آپ کی حاضری نیز ترانوں کے ذریعہ آپ کے جذبات کو دیکھ کر مجھے افسوس ہے کہ میں جلسہ میں (بنفس نفیس) شامل نہیں ہو سکا۔ اس کے بعد چند لمحات کے لیے حضور انور نے امیر صاحب گھانا سے پُر شفقت گفتگو فرمائی۔

حضور انور نے گھانا اور اسلام آباد میں حاضری کا اعلان کرتے ہوئے فرمایا کہ گھانا میں 39 ہزار جبکہ ایوان مسرور اسلام آباد میں 1333 افراد موجود ہیں۔ پانچ بج کر چالیس منٹ پر حضوِ انورؒ "السلام علیکم ورحمۃ اللہ" کا تحفہ عطا فرما کر ایوان مسرور سے تشریف لے گئے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ
بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

پہلے نمونہ بنو پھر اسلام کی تبلیغ کرو، اس کے کمالات دنیا میں پھیلاؤ۔ پس تبلیغ کے لئے بھی اپنی حالتوں میں پہلے پاک تبدیلیاں پیدا کرنے کی ضرورت ہے۔ ایک سچے مسلمان کا نمونہ جب انسان بن جائے تو پھر سوال ہی نہیں کہ لوگوں کی توجہ پیدا نہ ہو۔ وہ نمونہ دیکھ کر ہی لوگ توجہ پیدا کر دیتے ہیں اور اس طرح باقاعدہ تبلیغ سے پہلے تبلیغ کے راستے کھلنے شروع ہو جاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کے مطابق عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ (خطبہ جمعہ 8 ستمبر 2017)

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ
بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

آج کل مُلّاں نے اور جنونیوں نے جو اسلام کے نام پر اسلام کی بھیانک تصویر دنیا میں قائم کر دی ہے، یا اپنی حرکتوں سے قائم کرنے کی کوشش کرتے ہیں جس کا اسلام اور اس کی تعلیم سے دور کا بھی واسطہ نہیں ہے۔ تو جب آپ ذاتی رابطوں سے آہستہ آہستہ اس بھیانک تصویر کو ان لوگوں کے ذہنوں سے زائل کریں گے تو یہ آپ کے قریب ہوتے چلے جائیں گے۔ آپ کو دوسروں سے مختلف سمجھیں گے۔

۔۔۔۔۔ جیسا کہ میں نے کہا کہ آجکل مُلّاں نے اسلام کا جو تصور قائم کیا ہوا ہے، اس کے ردّ کے لئے، صحیح تعلیم کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زبان میں یہ پمفلٹ پہنچنے چاہئیں، یہ پیغام پہنچنا چاہئے۔ ایک ورقہ یا دو ورقہ ان لوگوں تک پہنچے جس میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا دعویٰ وغیرہ ہو۔ اور جیسا کہ میں نے کہا، تسلسل سے یہ پیغام پہنچتے رہنا چاہئے۔ حالات کے مطابق، حکمت سے، پمفلٹ تقسیم کئے جائیں جو عموماً دیئے بھی جاتے ہیں جیسا کہ میں نے کہا بعض جگہوں پر کوشش ہوتی ہے لیکن وہی بات ہے کہ تسلسل قائم نہیں رہتا، رابطے قائم نہیں رہتے اور آپ کی اچھی نصیحت کا حکمت کے ساتھ پھینکا ہوا ایک قطرہ لوگوں پر گرتا ہے لیکن جیسا کہ مَیں نے کہا تسلسل نہ ہونے کی وجہ سے وہیں وہ قطرہ خشک بھی ہو جاتا ہے۔ اور تسلسل سے گرتے رہنے کی وجہ سے پانی کا جو بہاؤ ہوتا ہے وہ بہاؤ نہیں رہتا۔ اور اللہ تعالیٰ کے اس حکم پر عمل کرنے کی شاذ ہی نوبت آتی ہے کہ ایسی دلیل کے ساتھ بحث کرو جو بہترین ہو۔ (2004/10/8)



یورپ میں تبلیغ

محمد ریحان

اللہ تعالیٰ نے اسلام کی تبلیغ کے لئے انبیاء علیہم السلام کو بھیجا جنہوں نے پتھروں کے جواب میں پتھر نہیں برسائے اور گالیوں کا جواب گالم گلوچ سے نہیں دیے بلکہ حکمت سے کام لیتے ہوئے بڑے احسن انداز سے فریضہ تبلیغ سرانجام دیا۔ ہمارے پیارے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ نے تمام جہانوں کے لئے نبی بنا کر مبعوث فرمایا اور رسول اللہ ﷺ کو بھی باقی انبیاء کی طرح خدا تعالیٰ کی وحدانیت کا پرچار کا حکم دیا۔

چنانچہ رسول اللہ ﷺ کیا تبلیغ فرماتے تھے اس بات کا ثبوت صحیح بخاری میں اس طرح آیا ہے کہ جب عظیم ہرقل روم نے ابوسفیان کو اپنے دربار میں طلب فرمایا اور پوچھا کہ عرب میں جو نبی پیدا ہوا ہے وہ تمہیں کس چیز کا حکم دیتا ہے؟ تو ابوسفیان (رضی اللہ تعالیٰ) جو اس وقت تک مسلمان نہیں ہوئے تھے انہوں نے کہا کہ ”وہ ہمیں حکم دیتا ہے کہ ہم خدائے واحد کی عبادت کریں اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرائیں۔ اور ہمیں اس سے بھی منع کرتے ہیں جس کی عبادت ہمارے آباؤاجداد کرتے رہے۔ اور اسی طرح وہ ہمیں نماز پڑھنے، صدقہ دینے اور عفت اور عصمت اور عہد و پیمان کو پورا کرنے اور امانت کی ادائیگی کا حکم دیتے ہیں۔ (صحیح البخاری کِتاب بَدْءِ الوَحْيِ، باب كَيْفَ كَانَ بَدْءُ الوَحْيِ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ حدیث 7)

یورپ میں اسلام کی حقیقی تعلیم کا پیغام پہنچانا اس لئے انتہائی ضروری ہے کہ یورپین اقوام کا ایک حصہ تو وہ ہے جو خدا کو تو مانتا ہے لیکن خدائے واحد سے دور ہے لیکن ایک بڑا حصہ وہ ہے جو خدا اور مذہب کو مانتے ہی نہیں لا مذہب ہو چکے ہیں۔ اور ان کو دیکھ اور سن کر مسلمان ملکوں سے یورپ آئے اکثر لوگ بھی یہی کہنا شروع ہو گئے ہیں کہ مذہب نے ہمیں کیا دیا ہے اس لئے ایسے بے شمار لوگ یورپ میں بستے ہیں جو پہلے تو مسلمان تھے لیکن اب لا مذہب ہیں۔ رسول اللہ ﷺ عالمی نبی ہیں اس لئے آپ کی تعلیم کا پرچار بھی ساری دنیا میں ہونا چاہئے۔ اور رسول اللہ ﷺ کی حقیقی تعلیم کو یورپ میں پھیلانا چاہئے اور اس وقت باقی مسلم دنیا اتحاد کے بجائے بے شمار مسائل میں الجھی ہوئی ہے یہی وجہ ہے کہ مسلم ممالک میں سے بعض کو بہت پریشانیوں کا سامنا ہے۔ اگر کوئی ایسی جماعت ہے جو اتحاد کی لڑی میں پروئی ہے اور ایک آواز ہو کر دنیا میں ایک پہچان رکھتی ہے تو وہ احمدیہ مسلم جماعت ہے جو خلافت کے زیر سایہ اسلام کے جھنڈے کو دنیا میں پہنچا رہی ہے۔ پس ہمارا اب یہ فریضہ ہے کہ خلافت کے زیر سایہ ان اقوام کو خدائے واحد کی طرف تبلیغ کریں اور حقیقی اسلامی تعلیم جو ہر قسم کے تشدد سے پاک ہے اس کی طرف متوجہ کریں۔

اسی لئے اب یورپ میں اسلام کے صحیح نکتہ نظر کو پہنچانا ہماری ہی ذمہ داری ہے۔ کیونکہ ہم اس مسیح موعود علیہ السلام کے ماننے والے ہیں جن کی رسول اللہ ﷺ نے خبر دی تھی کہ وہ میرے پیغام کو دوبارہ دنیا میں پھیلائے گا جبکہ دنیا توحید سے دور جا چکی ہوگی اور گمراہی میں گری ہوگی۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام خدا کی وحدانیت اور ساری دنیا میں

اسلام کی تبلیغ کے متعلق فرماتے ہیں کہ:

''خدا تعالیٰ چاہتا ہے کہ ان تمام رُوحوں کو جو زمین کی متفرق آبادیوں میں آباد ہیں کیا یورپ اور کیا ایشیا ان سب کو جو نیک فطرت رکھتے ہیں توحید کی طرف کھینچے اور اپنے بندوں کو دینِ واحد پر جمع کرے۔ یہی خدا تعالیٰ کا مقصد ہے جس کے لئے مَیں دنیا میں بھیجا گیا۔ سو تم اس مقصد کی پیروی کرو مگر نرمی اور اَخلاق اور دُعاؤں پر زور دینے سے''

(رسالہ الوصیت، روحانی خزائن جلد 20 صفحہ 306-307)

آپ علیہ السلام اپنے منظوم کلام میں فرماتے ہیں:

ہر طرف آواز دینا ہے ہمارا کام آج
جس کی فطرت نیک ہے وہ آئے گا انجام کار

ملفوظات میں ایک جگہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام مزید فرماتے ہیں کہ:

''عوام الناس کے کانوں تک ایک دفعہ خدا تعالیٰ کے پیغام کو پہنچا دیا جاوے کیونکہ عوام الناس میں ایک بڑا حصّہ ایسے لوگوں کا ہوتا ہے جو کہ تعصّب اور تکبر وغیرہ سے خالی ہوتے ہیں اور محض مولویوں کے کہنے سننے سے وہ حق سے محروم رہتے ہیں۔ جو کچھ یہ مولوی کہہ دیتے ہیں۔ اُسے اٰمَنَّا وَصَدَّقْنَا کہہ کر مان لیتے ہیں۔ ہماری طرف کی باتوں اور دعووں اور دلیلوں سے محض ناآشنا ہوتے ہیں۔'' (ملفوظات جلد 3 صفحہ 551)

تبلیغ کے متعلق سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشادات

......''یاد رکھیں اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے وعدہ فرمایا ہے کہ میں تجھے غلبہ عطا کروں گا۔ یہ غلبہ یورپ میں بھی ہے اور ایشیا میں بھی ہے، افریقہ میں بھی ہے اور امریکہ میں بھی انشاء اللہ ہوگا۔ اور جزائر کے رہنے والے بھی اس فیض سے خالی نہیں ہوں گے انشاء اللہ۔ پس آپ کا کام ہے کہ خالص اللہ کے ہو کر کامل فرمانبرداری دکھاتے ہوئے اور اعمال صالحہ بجالاتے ہوئے اس کے پیغام کو پہنچاتے چلے جائیں تاکہ ان برکتوں سے فیضیاب ہو سکیں جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جماعت کے ساتھ منسلک رہنے والے کے لئے خدا تعالیٰ نے رکھ دی ہیں۔......

پس یہ کام تو ہونا ہے۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔ اللہ تعالیٰ نے تمام سعید روحوں کو اسلام کی آغوش میں لانا ہے۔ یہ مخالفین اور یہ مذہب سے ہنسی ٹھٹھا کے جو موقعے پیدا ہو رہے ہیں یا ہوتے ہیں یہ ہمیں اپنے کام کی طرف توجہ دلانے کے لئے پیدا ہوتے ہیں کہ آخری فیصلہ تو اللہ تعالیٰ کی تقدیر نے کیا ہوا ہے لیکن تمہارے میں جو سستی پیدا ہوگئی ہے اس کو دُور کر کے اللہ کے فضلوں کو جذب کرنے کے لئے اللہ کی نظر میں بہترین بات کہنے والے بن کر اسلام کا حقیقی نجات کا پیغام اپنے ملک کے ہر چھوٹے بڑے تک پہنچا دو کہ یہ آج سب سے بڑی خدمت انسانیت ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔'' (خطبہ جمعہ فرمودہ 22 دسمبر 2006ء مطبوعہ الفضل انٹرنیشنل 12 جنوری 2007ء صفحہ 8)

یورپ میں تبلیغ کے طریقے

وہ کیا طریق ہیں جن پر عمل کر کے ہم یورپ میں تبلیغ کر سکتے ہیں ان طریقوں کو بھی اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ ہمیں بتا دیا کہ تبلیغ کیسے کی جائے چنانچہ اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے کہ

اُدْعُ اِلٰى سَبِيْلِ رَبِّكَ بِالْحِكْمَةِ وَ الْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ وَ جَادِلْهُمْ بِالَّتِيْ هِيَ اَحْسَنُ ؕ اِنَّ رَبَّكَ هُوَ اَعْلَمُ بِمَنْ ضَلَّ عَنْ سَبِيْلِهٖ وَ هُوَ اَعْلَمُ بِالْمُهْتَدِيْنَ ﴿۱۲۶﴾ (النّحل 126)

ترجمہ: اپنے رب کے راستے کی طرف حکمت کے ساتھ اور اچھی

نصیحت کے ساتھ دعوت دے اوران سے ایسی دلیل کے ساتھ بحث کر جو بہترین ہو۔ یقیناً تیرا رب ہی اسے جو اس کے راستے سے بھٹک چکا ہے سب سے زیادہ جانتا ہے اور وہ ہدایت پانے والوں کا بھی سب سے زیادہ علم رکھتا ہے۔

رسول اللہ ﷺ نے ہمیشہ اس بات کا خیال رکھا کہ جہاں جس انداز میں سمجھانے کی ضرورت ہوتی وہی انداز اختیار فرماتے، اور اس بات کا خصوصی خیال رکھتے کہ تبلیغ کا ایسا انداز نہ ہو کہ جس سے سامنے والا اکتاہٹ محسوس کرنے لگے۔ رسول کریم ﷺ مخاطب کے ذہنی اور علمی صلاحیت کو مدنظر رکھتے ہوئے اس کے رجحانات کو دیکھ کر اس سے کلام فرماتے تھے یہی وجہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں عرب کے بڑے بڑے دشمن جو ابتداء میں رسول اللہ ﷺ کے سخت دشمن تھے وہ اسلام میں داخل ہوئے اور محمد رسول اللہ ﷺ اور اسلام کے لئے بہت خدمات سرانجام دیں۔

یورپین اقوام سے تعلقات استوار کر کے تبلیغ:

یہاں ہم ایک ایسے معاشرے میں زندگی گزار رہے ہیں جہاں پر بعض اسلامی ممالک کے برعکس ہر طرح کی آزادی ہے۔ اس لئے عیسائی اور دوسری اقوام سے تعلقات استوار کر کے ہم انہیں خدائے واحد اور حقیقی اسلام کے متعلق بتا سکتے ہیں۔ مثلاً اگر ہم ان کے مذہبی پروگرامز میں شامل ہو گئے تو ان سے وہاں ایک بات کرنے کا موقعہ پیدا ہوگا جس کے نتیجہ میں نیک فطرت روحیں آپ کے ساتھ ایک تعلق رکھیں گیں اور انہیں پیغام پہنچانے کا موقعہ مل سکتا ہے۔ اس لئے ہمیں اپنے معاشرے میں ایسے لوگوں سے روابط رکھنے چاہیں جو چرچوں میں جاتے ہیں کیونکہ وہ خدا کو پانا چاہتے ہیں اور نیک فطرت رکھتے ہیں۔ اور ان سے جب اچھے روابط استوار ہو جائیں تو انہیں حکمت کے ساتھ اسلام کی حقیقی تعلیم کے متعلق بتایا جائے۔ اسی طرح نیک فطرت لوگوں کو اپنی مساجد میں مختلف پروگروموں میں دعوت دیکر انہیں صحیح اسلام تعلیمی کی طرف دعوت اور تبلیغ کی جاسکتی ہے۔

اسی طرح آجکل ایک مسلم ملک کے ساتھ انتہائی تشویشناک مسئلہ جاری ہے جو گو کہ عرصہ دراز سے ظلم کی چکی میں ہیں لیکن اب یورپین دنیا میں ان کے ساتھ ہمدردیاں بھی موجود ہیں اور لوگوں اس موضوع پر بات بھی کر لیتے ہیں۔ چنانچہ فلسطین کے مظلوموں کے متعلق بات کر کے صحیح اسلامی تعلیم اور خدائے واحد کی طرف تبلیغ کی جاسکتی ہے۔

سکولوں اور کالجوں میں تبلیغ کے مواقع:

گو یورپ کا نوجوان طبقہ مذہب سے بہت دور ہوتا جا رہا ہے۔ اکثر چرچوں اور عبادت گاہوں میں نوجوان بہت کم ملتے ہیں اور نہ ہی وہ مذہب کے متعلق سننا پسند کرتے ہیں۔ لیکن اس قوم کی ایک خوبصورتی یہ ہے کہ آزادی رائے حق کو پسند بھی کرتے ہیں۔ چنانچہ بے شمار دفعہ تعلیمی اداروں میں ایسے مواقع آتے ہیں کہ جہاں آپ کو کسی نہ کسی عنوان پر بولنے کا موقع دیا جاتا ہے کہ بلکہ یہ نصاب کا حصہ ہوتا ہے۔ چنانچہ ایسے مواقع پر اسلام اور احمدیت کی حقیقی تعلیم کو پہنچایا جا سکتا ہے۔ جیسے کہ جماعت احمدیہ کا تعارف کروایا جا سکتا ہے جس سے شاید ایک استاد کو ہی تجسس پیدا ہو جائے کہ یہ کونسی جماعت ہے اور وہاں سے وہ اسلام کا تعارف حاصل کر لیں۔

عملی نمونوں کے ذریعہ اسلام کی تعلیم:

ہمارے پیارے نبی ﷺ نے ہمیں یہ تعلیم دی ہے کہ تعلیم و تربیت کا سب سے اچھا طریق یہ ہے کہ عمل کر کے دکھاؤ۔ چنانچہ یورپ میں جہاں بھی ہم ملازمت کر رہے ہوں یا جس سوسائٹی میں رہ رہے ہوں

وہاں اپنا ایک تاثر قائم کر کے اپنے عمل سے بھی تبلیغ کر سکتے ہیں۔مثلاً کام کے دوران جب بھی فرصت ملے نمازیں ادا کرنا، اس معاشرے میں صحیح اسلامی شعار کو قائم رکھتے ہوئے زندگی بسر کرنا ایک بہترین تبلیغ ہے۔جس میں دوسروں کے حقوق کا خیال رکھنا،ملکی قوانین پر عمل کرنے اوران کی پاسداری کرنے میں بھی ایک خاموش اسلامی تعلیم کی تبلیغ ہے۔

لٹریچر کے ذریعہ تبلیغ:

یورپ میں تبلیغ کا ایک بڑا ذریعہ جماعت احمدیہ کے لٹریچر کو عوام الناس میں تقسیم کرنا ہے۔اس بات کا قطعی ثبوت نہیں ہے کہ ہر فرد ہی جنہیں ہم لٹریچر تقسیم کریں اس کا مطالعہ بھی کرے لیکن اگر ہم سوافراد میں لٹریچر کی تقسیم کے ذریعہ کے تبلیغ کریں تو ہوسکتا ہے ان میں سے دس یا بیس افراد اس لٹریچر کا مطالعہ کر کے راہ راست کی طرف متوجہ ہوں اور حقیقی اسلام کی تعلیم سے متعارف ہوں۔بے شمار ایسے احمدی ہیں جو اتوار کے روز مختلف پبلک مقامات پر سٹالز لگا کر جماعتی کتب اور قرآن کریم کے نسخہ جات کو تقسیم کرتے ہیں۔

ہومیوپیتھی ادویات اور فری میڈیکل کیمپ کے ساتھ اسلام کی تبلیغ:

یورپ میں مذہبی آزادی کا فائدہ اٹھاتے ہوئے ایسے احمدی احباب جو ہومیوپیتھی میں شغف رکھتے ہیں وہ پبلک مقامات پر فری میڈیکل کیمپ بھی لگا کر مریضوں کو چیک کر سکتے ہیں۔یورپ میں ہومیوپیتھی علاج ایک بہترین علاج کے طور پر جانا جاتا ہے اس لئے لوگوں میں اس کا تعارف ہے۔اور حضرت مسیح موعودعلیہ السلام یا کسی بھی خلیفۃ المسیح کے نام سے میڈیکل کیمپ لگا کر جماعت اور اسلام کا تعارف کروانے کا موقعہ حاصل کیا جاسکتا ہے۔

اسی طرح ایسے بے شمار مواقع ہیں جن کے ذریعہ یورپ میں تبلیغ کی جا سکتی ہے اوران روحوں کو اسلام کی طرف متوجہ کیا جاسکتا ہے۔

ایک جگہ حضرت مسیح موعودعلیہ السلام نے یورپین اقوام کا اسلام کے متعلق رغبت اور قبولیت کا ذکر کرتے ہوئے ان الفاظ میں خوشخبری دیتے ہوئے فرمایا:

''نئی زمین ہوگی اور نیا آسمان ہوگا۔اب وہ دن نزدیک آتے ہیں کہ جو سچائی کا آفتاب مغرب کی طرف سے چڑھے گا اور یورپ کو سچے خدا کا پتہ لگے گا اور بعد اِس کے توبہ کا دروازہ بند ہوگا۔کیونکہ داخل ہونے والے بڑے زور سے داخل ہوجائیں گے اور وہی باقی رہ جائیں گے جن کے دل پر فطرت سے دروازے بند ہیں اور نور سے نہیں بلکہ تاریکی سے محبت رکھتے ہیں۔'' (مجموعہ اشتہارات جلد دوم صفحہ ۳۰۵-۳۰۴،ایڈیشن ۱۹۸۹ء)

حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ ہمیں تبلیغ کرنے کی طرف متوجہ کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ:

''جہاں تک تبلیغ کا تعلق ہے............فریضہ ہے اور ایسی شدّت کے ساتھ خدا تعالیٰ کا حکم ہے کہ آنحضرت ﷺ کو مخاطب کر کے فرماتا ہے کہ تُو نے رسالت کو ہی ضائع کر دیا اگر تبلیغ نہ کی تو۔آپ کی امت بھی جوابدہ ہے، ہم میں سے ہر ایک جوابدہ ہے پیغام رسانی لازماً ایک ایسا فریضہ ہے جس سے کسی وقت انسان غافل ہو نہیں سکتا۔اجازت نہیں ہے کہ غافل رہے''

(خطبات طاہر جلد چہارم صفحہ 631 تا 632)

گلدستہ

لجنہ اماء اللہ کارنر

احمدیت کے متعلق غلط فہمیاں دور کرنے کا موثر طریق

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ احمدیت کے بارے میں غلط فہمیاں دور کرنے کا موثر طریق بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

وہ یہ ہے کہ عورتیں مبلغ بنیں، اگر وہ عورتوں میں تبلیغ کریں گی تو ہمارے رستے سے یہ روک یقیناً ہٹ جائے گی اگر مرد عورتوں میں تبلیغ کریگا تو انہیں یہ کہنے کا موقع مل جائے گا کہ مرد کے ہاتھ میں قلم جو ہوئی جو چاہا لکھ دیا، لیکن اگر عورت تبلیغ کرے گی تو دلائل پر بات آجائے گی، اور ہمیں یقین ہے کہ اسلام دلائل میں ہمیشہ غالب رہتا ہے، مرد تبلیغ کرے گا تو جذباتی باتیں تبلیغ میں روک بن جائیں گی۔ دلائل پر بات نہیں آئے گی عورت سمجھے گی کہ بوجہ مرد ہونے کے اس بات پر زور دیتے ہیں، عورت مرد کے مقابلہ میں دلیل کو سوچتی نہیں، اس لئے ہماری ہر دلیل بے کار جائے گی لیکن یہی باتیں جب ایک عورت کے منہ سے نکلیں گی تو بات جذباتی رنگ میں ہی نہیں رہے گی، بلکہ خالص عقلی رنگ اختیار کر جائے گی، اور خالص عقلی رنگ میں یقیناً ہمارا پہلو غالب رہے گا، دوسرے عورتیں عورتوں میں تبلیغ کر کے انہیں اسلام کی طرف لے آئیں گی، تو اس کا لازمی نتیجہ یہ ہوگا کہ مرد گھروں میں بجائے مخالفت کے احمدیت کی تعریف سنیں گے، اور اسی طرح وہ احمدیت کے زیادہ قریب آجائیں گے۔ (اوڑھنی والیوں کے لئے پھول جلد 2 صفحہ 40، 41)

خدامِ احمدیت

ہیں بادہ مست بادہ آشامِ احمدیت
چلتا ہے دور مِینا وُ جامِ احمدیت
تشنہ لبوں کی خاطر ہر سمت گھومتے ہیں
تھامے ہوئے سبوئے گلفامِ احمدیت
خدامِ احمدیت ، خدامِ احمدیت
جب دہریت کے دم سے مسموم تھیں فضائیں
پھوٹی تھیں جابجا جب اِلحاد کی وبائیں

تب آیا اک منادی ۔اور ہر طرف صدا دی
آؤ کہ اِن کی زد سے اِسلام کو بچائیں
زور دُعا دکھائیں خدامِ احمدیت
پھر باغ مصطفی ؐ کا دھیان آیا ذُوالمِنَن کو
سینچا پھر آنسوؤں سے احمد نے اِس چمن کو
آہوں کا تھا بلاوا پھولوں کی اَنجمن کو
اور کھینچ لائے نالے مرغانِ خوش لحن کو
لوٹ آئے پھر وطن کو ، خدامِ احمدیت
چمکا پھر آسمان مشرق پہ نامِ احمدؑ
مغرب میں جگمگایا ماہ تمامِ احمدؑ
وہم و گمان سے بالا عالی مقامِ احمدؑ
ہم ہیں غلامِ خاک پائے غلامِ احمدؑ
مرغان دامِ احمدؑ ، خدامِ احمدیت
ربوہ میں آجکل ہے جاری نظام اپنا
پر قادیاں رہے گا مرکز مدام اپنا
تبلیغِ احمدیت دنیا میں کام اپنا
دارالعمل ہے گویا عالم تمام اپنا
پوچھو جو نام اپنا ، خدامِ احمدیت
اٹھو کہ ساعت آئی اور وقت جا رہا ہے
پسر مسیحؑ دیکھو کب سے جگا رہا ہے
گو دیر بعد آیا از راہِ دور لیکن
وہ تیز گام آگے بڑھتا ہی جا رہا ہے
تم کو بلا رہا ہے ، خدامِ احمدیت!

یہ نظم ربوہ کی تعمیر کے دوران ۱۹۴۸ء میں کہی گئی تھی۔بعض اضافوں اور تبدیلیوں کے ساتھ ۱۹۸۹ء میں صدسالہ جشن تشکر کے موقع پر پڑھی گئی۔(کلام طاہر ایڈیشن 2004 صفحہ 13-14)



انصار کارنر

مسرور ریجن نے اپنا بیڈمنٹن ٹورنامنٹ منعقد کیا۔ 24 انصار تھے جنہوں نے ایونٹ میں حصہ لیا اور خطہ انشاءاللہ لیگ میں 2 ٹیموں کو شامل کرنے کا ارادہ رکھتا ہے۔تقریب کی نظامت محمود احمد نے بحیثیت ناظم

کی تھی۔تقریب کا آغاز کاشف سیٹھی صاحب کے افتتاحی کلمات اور دعا سے ہوا۔ میں نے اس سیشن میں شرکت کی جس کا مقصد کھلاڑیوں کی حوصلہ افزائی کرنا اور لیگ کے حوالے سے کسی بھی سوال کا جواب دینا تھا۔ انشااللہ فروری کے تیسرے ہفتے سے لیگ شروع کرنے کا ارادہ ہے۔ میں علی خان صاحب سے معلومات حاصل کرنے کے چکر میں ہوں۔تقریب کی چند تصاویر یہ ہیں۔



نئے انصار کے تنظیم میں استقبال کی تقریب

18 فروری 2024

بروز اتوار 18 فروری 2024 کو مجلس انصار اللہ نارتھ ویسٹ نے خدام الاحمدیہ یوکے سے انصار اللہ یوکے میں شامل ہونے والے انصار بھائیوں کی ڈوسٹون ریزروائر میں، اولڈھم اور گاؤں کے مضافات میں انصار فورم میں میزبانی کی۔ گریٹر مانچسٹر میں گرین فیلڈ۔ ڈوسٹون ریزروائر ایک پرسکون مقام ہے۔ڈسٹرکٹ نیشنل پارک کا مغربی کنارہ، پہاڑ کی چوٹی پر ہونے کی وجہ سے ایک آرام دہ اور قدرتی منظر پیش کرتا ہے۔

یہ تقریب نئے لوگوں سے ملنے اور خوش آمدید کہنے کے لیے خوبصورت پیک ڈسٹرکٹ میں باہر منعقد کی گئی تھی۔

اصل توجہ ہمارے انصار بھائیوں کو ان کی تنہائی سے نکالنا تھا تا کہ وہ اور ایک دوسرے کو جاننے کے لیے واک میں حصہ لیں۔سب کی طرف سے اس پروگرام کی تعریف کی گئی اور سب بہت لطف اندوز ہوئے۔

پروگرام کا آغاز 30:11 بجے کار پارک میں ملاقات اور سلام دعا سے ہوا۔مختصر تعارف کے بعد تمام انصار 00:12 بجے 5 کلومیٹر کے چکر کے لیے روانہ ہوئے تا کہ نائب صدر صاحب کی قیادت میں ڈووسٹون ریزروائر کے گرد چہل قدمی کریں۔اس تقریب میں 63 انصار حصہ لیا اور قدرتی واک کا لطف اٹھایا۔ 00:13 تک سب لوگ کار پارک جہاں سے وہ چلے تھے مقامی کمیونٹی ہال میں ظہر اور عصر کی نماز ادا کرنے اور ظہرانے کے لئے واپس آ چکے تھے۔

ظہرانے کے بعد نائب صدر انصار اللہ برطانیہ، حافظ اعجاز طاہر صاحب نے ذہنی اور جسمانی صحت کی اہمیت پر زور دیتے ہوئے انصار بھائیوں سے خطاب کیا۔اور بتایا کہ یہ مقصد کمفرٹ زون سے باہر نکل کر ہی حاصل کیا جا سکتا ہے۔اپنے خطاب میں انہوں نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی مثالیں پیش کیں کہ کس طرح وہ رات کو نماز پڑھتے ور دن میں اسلام کے دفاع کے لیے جنگ میں حصہ لیتے جوان کی روحانی اور جسمانی صحت کی عکاسی کرتا ہے۔حافظ صاحب نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کی قربانیوں اور اسلام سے محبت کے بارے میں 4 سال کے خطبات جمعہ کا حوالہ دیا کا حوالہ دیا۔

سیشن کا اختتام سوال و جواب اور انصار بھائیوں کی رائے اور تاثرات کے ساتھ ہوا۔

جن میں سے چند تاثرات ذیل میں دئے گئے ہیں:

میں مانچسٹر میں 4 سال رہ رہا ہوں اور اس سے پہلے مجھے معلوم نہیں تھا

کہ مانچسٹر کے قریب ایسی خوبصورت جگہیں ہیں۔ یہ پروگرام منظم کرنے اور مجھے اپنے ساتھی بھائیوں سے ملنے کا موقع فراہم کرنے کے لیے جزاک اللہ - والڈون مصطفیٰ فورم نے کامیابی کے ساتھ بامعنی مشغولیت ،بات چیت اور تجربات کے اشتراک کے لیے ایک پلیٹ فارم فراہم کیا۔

یہ جماعت کے پوزیشن ہولڈرز کے ساتھ واقعی فاصلے کو کم کرنے کا باعث بنا۔ ناصر احمد

نہیں باقی

ہمّتِ التجا نہیں باقی
ضبط کا حوصلہ نہیں باقی
اِک تری دید چھن گئی مُجھ سے
وَرنہ دُنیا میں کیا نہیں باقی
اپنی مشقِ سِتم سے ہاتھ نہ کھینچ
مَیں نہیں ، یا وَفا نہیں باقی
تیری چشمِ اَلم نواز کی خیر
دِل میں کوئی گلہ نہیں باقی
ہو چُکا ختم عہدِ ہجر و وصال
زندگی میں مَزا نہیں باقی

فیض احمد فیضؔ

مجموعۂ کلام: (نقشِ فریادی)

پھول دامن میں چند رکھ لیجے

وہ جو تیرے فقیر ہوتے ہیں
آدمی بے نظیر ہوتے ہیں
دیکھنے والا اک نہیں ملتا
آنکھ والے کثیر ہوتے ہیں
جن کو دولت حقیر لگتی ہے
اف! وہ کتنے امیر ہوتے ہیں
جن کو قدرت نے حسن بخشا ہو
قدرتاً کچھ شریر ہوتے ہیں
زندگی کے حسین ترکش میں
کتنے بے رحم تیر ہوتے ہیں
وہ پرندے جو آنکھ رکھتے ہیں
سب سے پہلے اسیر ہوتے ہیں
پھول دامن میں چند رکھ لیجے
راستے میں فقیر ہوتے ہیں
ہے خوشی بھی عجیب شے لیکن
غم بڑے دل پذیر ہوتے ہیں
اے عدمؔ احتیاط لوگوں سے
لوگ منکر نکیر ہوتے ہیں

عبدالحمید عدم

جگہ جی لگانے کی دنیا نہیں ہے

جگہ جی لگانے کی دنیا نہیں ہے
یہ عبرت کی جا ہے تماشہ نہیں ہے

جہاں میں ہیں عبرت کے ہر سُو نمونے
مگر تجھ کو اندھا کیا رنگ و بُو نے
کبھی غور سے بھی دیکھا ہے تو نے
جو معمور تھے وہ محل اب ہیں سُونے
جگہ جی لگانے کی دنیا نہیں ہے
یہ عبرت کی جا ہے تماشہ نہیں ہے

ملے خاک میں اہلِ شاں کیسے کیسے
مکیں ہو گئے لا مکاں کیسے کیسے
ہوئے نامؤر بے نشاں کیسے کیسے
زمیں کھا گئی آسماں کیسے کیسے
جگہ جی لگانے کی دنیا نہیں ہے
یہ عبرت کی جا ہے تماشہ نہیں ہے

اجل نے نہ کسریٰ ہی چھوڑا نہ دارا
اسی سے سکندر سا فاتح بھی ہارا
ہر ایک چھوڑ کے کیاکیا حسرت سدھارا
پڑا رہ گیا سب یہیں ٹھاٹ سارا
جگہ جی لگانے کی دنیا نہیں ہے
یہ عبرت کی جا ہے تماشہ نہیں ہے

تجھے پہلے بچپن میں برسوں کھلایا
جوانی نے پھر تجھ کو مجنوں بنایا
بڑھاپے نے پھر آ کے کیا کیا ستایا
اجل تیرا کر دے گی بالکل صفایا
جگہ جی لگانے کی دنیا نہیں ہے
یہ عبرت کی جا ہے تماشہ نہیں ہے

یہی تجھ کو دُھن ہے رہُوں سب سے بالا
ہو زینت نرالی ہو فیشن نرالا
جیا کرتا ہے کیا یونہی مرنے والا؟
تجھے حسنِ ظاہر نے دھوکے میں ڈالا
کوئی تیری غفلت کی ہے انتہا بھی؟
جنون چھوڑ کر اب ہوش میں آ بھی
جگہ جی لگانے کی دنیا نہیں ہے
یہ عبرت کی جا ہے تماشہ نہیں ہے

خواجہ عزیز الحسن مجذوب